عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۶ ۔ شمارہ ۳۵

ختم نبوة

انٹرنیشنل

امت محمدیہ کی چند خصوصیات

مراد پیغمبرؐ کے شب و روز

قادیانی تخریب کاری

ملکی اخبارات کے آئینے میں

ٹیلیفون

کی ایک کال نے

اس کی جان بچالی

سابق وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان قادیانی کے قتل کی سازش کے ملزم کی ۲۷ سال بعد رہائی۔

تعلیم الطالب

از

حکیم الامت مولانا

اشرف علی تھانویؒ

قادیانی، لاہوری دونوں ایک ہیں

ابن لطیف کراچی

مستند اکابرین و علماء حق نے "اسلامی تعلیمات" فرمان خدا اور رسول اور اُمت کے متفقہ عقیدہ ختم نبوت کی بناء پر قادیانی اور لاہوری گروہوں کو اُن کے کفریہ عقاید کی بناء پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اور اسی اساس کی وجہ سے حکومت پاکستان نے بھی قادیانی اور لاہوری فرقوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے انہیں پاکستان کی ایک اقلیت قرار دیا ہے تمام عالم اسلام میں بھی ان دونوں گروہوں کو اسلام اور ختم نبوت کا باغی سمجھا جاتا ہے اور اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قابل قدر مساعی کی وجہ سے یورپ میں بھی مقیم لوگ ان دونوں ارتدادی فتنوں کے مذموم عقائد سے واقف ہو گئے ہیں اور ان کے خلاف ہر جگہ ان کے کفریہ عقائد کی وجہ سے دفاعی کوششیں تیز سے تیز تر ہوتی جارہی چلی جارہی ہیں۔

یہ دونوں گروپ اپنی فطری چالاکی اور ہوشیاری کی وجہ سے آج کل عجیب چالیں چل رہے ہیں اور لاہوری گروپ کے اقلیتی افراد اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے علماء و خطیب اور جرائد جب ان گروہوں کا ذکر کرتے ہیں تو اپنے بیانات اور اظہار خیال کو قادیانیت تک محدود رکھتے ہیں۔ حالانکہ بین السطور اُن کو ان ذریعہ اظہار میں قادیانی اور لاہوری دونوں شامل ہوتے ہیں لیکن اس سے لاہوری گروہ کے لوگ۔ اپنے دفاع میں اکثر کہہ دیتے ہیں کہ "ہم قادیانی نہیں" اور اس منافقانہ اظہار کے ذریعے وہ ان لوگوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جو قادیانیت کی ان دو شاخوں سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتے لاہوری ٹولہ کی اس خطرناک چال کو ناکام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ قادیانیوں اور لاہوریوں کا ہر جگہ ہر مقام اور ہر سلسلے میں مشترکہ ذکر کیا جائے اور قادیانیوں کے ساتھ ساتھ لاہوریوں کے کفریہ عقائد کا بھی وسیع طریق سے اظہار کیا جائے تاکہ حکومت، ملت، عوام اور بیرونی ممالک ان کی منافقانہ روش سے زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کر سکیں۔ اُمید ہے کہ ہمارے علماء خطیب حضرات اور دینی جماعتیں اس سلسلے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔

مغلطات مرزا

مرزا قادیانی کا گالی نامہ

حضرت مولانا نور محمد صاحبؒ مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے ۱۹۳۵ء میں مرزا قادیانی کی تمام کتب سے حوالہ جات اکٹھے کئے اس کی شرافت کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا تھا اس کتاب کو پڑھنے والا یہ جاننے پر مجبور ہو جاتا ہے مرزا قادیانی میں شرافت نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ عرصہ ہوا اسے مرکز نے شائع کیا تھا اب دوبارہ ٹنڈو آدم سندھ کی جماعت نے اسے شائع کیا ہے۔ جبکہ عالم دین کے پاس ہونا ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے فی کتاب پانچ روپے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں

دفتر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی جامع مسجد ٹنڈو آدم سندھ

قادیانی مردہ

مرزائی شرعاً مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتے۔ اگر دفن ہو جائے تو نکالنا ضروری ہے فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی، فقہ حنبلی کی رو سے اس مسئلہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشر و اشاعت کے ناظم فقیہہ اُمت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے قلم اُٹھا کر اُمت پر احسان کیا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان سے دوؔ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔

(ادارہ)

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

ہفت روزہ

کراچی

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۲۴ تا ۳۰ جمادی الثانی ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۲ تا ۱۸ فروری ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۳۵

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۷۰۱۱۹

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــ متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــ عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ ـــ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ـــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مری ـــ قاری محمد اسداللہ عباسی

بہاولپور ـــ محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر/کلورکوٹ ـــ حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی

جھنگ ـــ غلام حسین

خندہ آدم ـــ محمد راشد مدنی

پشاور ـــ مولانا نور الحق نور

لاہور ـــ طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ ـــ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ـــ مولوی فقیر محمد

لیہ ـــ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان ـــ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ـــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/شکار ـــ محمد متین خالد

ملتان ـــ عطاء الرحمان

سرگودھا ـــ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ـــ نذیر احمد طارق

گجرات ـــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــ قاری محمد اسماعیل شیدی • اسپین ـــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــ

امریکہ ـــ چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک ـــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــ حافظ سید احمد

دوبئی ـــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ـــ عامر رشید

ابوظہبی ـــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــ آفتاب احمد

انبرا ـــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ـــ محمد اخلاص احمد • برما ـــ محمود یوسف

باربڈوس ـــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــ اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ـــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ـــ عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ ـــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــ محی الدین خان •

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ـــ ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے ـــ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ـــ ۴۲۵ روپے

افریقہ ـــ ۳۷۵ روپے

یورپ ـــ ۳۷۵ "

ایشیا ـــ ۳۷۵ "

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ـــ کاتب: سید شاہد حسن ـــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ـــ مقام اشاعت: ۲۰/اے حاذرہ منزل ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

۱۷۔فروری یوم اسلم قریشی

قاتل کون؟

آج سے ٹھیک پانچ سال قبل ۱۷ فروری ۱۹۸۳ء کو سیالکوٹ سے معراج کے خطبہ جمعہ کے لئے جاتے ہوئے سیالکوٹ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی اغواء کر لئے گئے۔ ان کی گم شدگی اور اغوا قادیانی جارحیت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ مقامی پولیس کی قادیانیت نوازی کے باعث علاؤالدین کے اغوا کی رپورٹ میں تاخیر ہوتی گئی۔ اغواء کی رپورٹ میں قادیانی مجرموں کے نام حکومتی ارکان نے نہ آنے دیئے ان کے اغوا کے واقعہ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سنجیدگی سے نوٹس لیا۔ امت کے تمام طبقات کو آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب کی سربراہی میں متحد کیا گیا۔

کراچی سے لے کر خیبر تک رائے عامہ بیدار ہوئی۔ کراچی، کوئٹہ، لاہور، فیصل آباد، سیالکوٹ، راولپنڈی میں تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ مانسہرہ سرحد کے علماء نے ایک تاریخی کانفرنس کا اہتمام کیا، جس میں آزاد قبائل کے نمائندگان نے مرکزی مجلس عمل کے مطالبات کو منظور نہ کرنے کی صورت میں شاہراہ قراقرم کو بلاک کرنے کا حکومت کو الٹی میٹم دیا۔ مرکزی مجلس عمل نے مطالبات کے منظور نہ ہونے کی شکل میں ۲۰ اپریل ۸۳ء کے بعد قادیانی عبادت گاہوں سے مسجد ضرار جیسے معاملہ کا سبق دہرانے کا اعلان کیا۔

اللہ رب العزت کے فضل و کرم اور اسلامیان پاکستان کی متفقہ تاریخ ساز منظم آئینی جدوجہد سے حکومت پاکستان کے سربراہ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا ہر چند کہ قادیانیت جس سلوک کی مستحق تھی حکومتی غیر مرئی مصلحتوں سے وہ روا نہ رکھا گیا، لیکن یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ جو کچھ آرڈیننس کے ذریعہ ہوا وہ آج تک نہیں ہوا تھا۔

مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کے نتیجہ میں امت کی متفقہ جدوجہد سے یہ نتائج حاصل ہوئے۔

۱۔ قادیانیوں کے سالانہ اجتماع پر جسے وہ ظلی حج کا درجہ قرار دیتے تھے اس پر پابندی لگ گئی۔

۲۔ قادیانیوں کا سرکاری آرگن روزنامہ الفضل ربوہ کی بندش ہوئی۔

۳۔ قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر کو ملک عزیز سے فرار اختیار کرنا پڑا۔

۴۔ قادیانیوں کو قانوناً اپنی عبادت گاہوں کا نام "مسجد" رکھنے سے روک دیا گیا۔

۵۔ قادیانیوں کو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے سے روک دیا گیا۔

۶۔ قادیانیت کو اسلام کے نام پر پیش کرنے سے روک دیا گیا۔

۷۔ مرزا قادیانی کے نبی، رسول وغیرہ کہنے پر پابندی لگ گئی۔

۸۔ مرزا قادیانی کے دیکھنے والوں کو صحابی کہنے پر پابندی لگ گئی۔

۹۔ مرزا قادیانی کے دیکھنے والوں کے لیے "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی اصطلاح استعمال کرنے پر پابندی لگ گئی۔

۱۰۔ قادیانیوں کے سربراہ کو خلیفہ، وامیر المومنین کہنے پر پابندی لگ گئی۔

۱۱۔ مرزا قادیانی کی بیویوں کو "امہات المومنین" کہنے پر پابندی لگ گئی۔

۱۲۔ مرزا قادیانی کے خاندان کو "اہل بیت" کہنے پر پابندی لگ گئی۔

۱۳۔ قادیانیوں کو ایسی کاروائیاں جس سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل یا مجروح ہوتے ہوں، چاہے وہ کاروائی تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعہ الفاظ ہوں زبانی یا تحریری ان پر پابندی لگ گئی۔

۱۴۔ قادیانیت کی کسی بھی قسم کی تبلیغ پر پابندی لگ گئی۔

۱۵۔ قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روک دیا گیا۔

۱۶۔ ــــــــ قادیانیوں کو مسلمانوں جیسی اذان دینے سے روک دیا گیا۔

یہ کاروائی مرزائیوں کے دونوں گروپوں کے لئے چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی کے خلاف کی گئی۔

ان احکامات پر کیا کچھ عمل درآمد ہوا یہ ایک مستقل کہانی ہے حکومت کا روایتی تساہل اور تاخیری حربوں کی جتنی شکایت کی جائے کم ہے۔

مگر اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے وفاقی شرعی عدالت، بلوچستان ہائی کورٹ کے فیصلوں نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تحریک کو بہت آگے بڑھایا۔

قادیانیوں نے ہزار تحریک چلانے کی سازش کی "کلمہ بیج مہم" چلائی۔ اپنے مُردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا منصوبہ بنایا مگر اب دونوں ان کی تحریکیں ناکام و نامراد ہو چکی ہیں۔ قادیانیوں نے جعلی ابھرنے کی کوشش کی امت کے احتسابی شکنجے نے ان کو اتنا کس دیا ہے کہ خود کردہ را علاجے نیست

مگر مولانا اسلم قریشی کیس

ابھی جوں کا توں باقی ہے اس سلسلہ میں سب سے پہلے

جنرل محمد ضیاء الحق صدر مملکت نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء کو وعدہ کیا کہ ایک ماہ میں اسلم قریشی کیس حل ہو جائے گا۔

وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو نے ۱۶ فروری ۱۹۸۶ء کو وعدہ کیا کہ چار ماہ میں مولانا محمد اسلم قریشی کیس حل ہو جائے گا

چوہدری محمد امین ڈی آئی جی گوجرانوالہ نے مولانا اسلم قریشی کیس کے ایک ملزم اعظم گھمن کے متعلق کہا کہ اگر وہ بیرون ملک چلا جائے تو مجھ لینا کہ میں نے یا حکومت نے بھجوایا ہے چوہدری امین کے اس وعدہ کے باوجود بیرون ملک فرار اختیار کر گیا ہے۔

میجر مشتاق ڈی، آئی، جی کے متعلق معتبر طور پر سنا گیا کہ انہوں نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کیس کا ایک ملزم فوج میں ہے اس کی گرفتاری کے لئے فوج سے منظوری لینا ضروری ہے جو نہیں مل رہی اور وہ ملک امان قادیانی کا بھائی ہے جو مولانا اسلم قریشی کے اغوا کے دنوں سیالکوٹ چھاؤنی میں متعین تھا۔

ایس ایس پی طلعت محمود کے متعلق معتبر طور پر معلوم ہوا کہ وہ کہتے ہیں کہ علماء مجھ پر خفا ہو رہے ہیں وہ جنرل محمد ضیاء الحق سے نہیں پوچھتے، کیا جنرل صاحب کو علم نہیں ہے کہ ملزم کون ہیں اور کہاں ہیں۔

ایس پی راجہ سرفراز کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ ایک قادیانی بریگیڈیر رفیع الزمان کو شامل تفتیش کرنا چاہتے تھے کہ ان سے تفتیش واپس لے لی گئی

ملک امان اللہ قادیانی ملزم کی کار مولانا اسلم قریشی کے اغوا میں استعمال ہوئی۔ اس نے کہا کہ وہ گم ہو گئی ہے۔ اور ایک ایف آئی آر پسرور کی جو لاہور کے کسی تھانہ کی تھی، اس پر تاریخ مولانا اسلم قریشی کے اغوا سے قبل کی تھی بعد میں وہ کار ایک کباڑیئے سے برآمد ہو گئی۔ اس نے کہا کہ مجھے خود ملک امان اللہ نے فروخت کی ہے۔ فروختگی کی تاریخ مولانا اسلم قریشی کے اغوا کے بعد کی تھی جب ایف آئی آر کی فوٹو سٹیٹ کو متعلقہ تھانہ کے اصل رجسٹر سے ملایا گیا تو اصل رجسٹر میں کار کے نمبر اور تھے، فوٹو سٹیٹ پر نمبر اور تھے اس کے باوجود اس پر صرف فراڈ کا مقدمہ قائم کر کے ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ مولانا اسلم قریشی کیس میں اس کو گرفتار نہیں کیا۔

ان حالات میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اپنے اس یقین کا اعلان کرتی ہے کہ

حکومت پاکستان

کو مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں کا علم ہے وہ جان بوجھ کر ان کو حل نہیں کرنا چاہتی کیا صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو امت محمدیہ کے اس درد

باقی صفحہ ۲۹ پر

والدین کا احترام واکرام

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ میرے بہترین تعلقات، (احسان وسلوک) کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ ماں، پھر دوبارہ سہ بارہ ماں کو ہی بتایا۔ پھر فرمایا کہ باپ۔ پھر دوسرے رشتہ دار الاقرب فالاقرب" (جو جتنا بھی قریب ہو، اتنا ہی مقدم ہے)

فائدہ:۔ اس حدیث شریف سے بعض علماء نے استنباط کیا ہے کہ حسن سلوک اور احسان میں ماں کا حق تین حصہ ہے اور باپ کا ایک حصہ۔ اسلئے کہ حضورؐ نے تین مرتبہ ماں کو بتا کر چوتھی مرتبہ باپ کو بتایا۔ اس کی وجہ علماء یہ بتاتے ہیں کہ اولاد کے لیے ماں، تین مشقتیں برداشت کرتی ہے۔ حمل کی، جننے کی، دودھ پلانے کی۔ اسی وجہ سے فقہاء نے اس کی تصریح کی ہے کہ احسان اور سلوک میں ماں کا حق باپ پر مقدم ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ وہ اپنی ناداری کی وجہ سے دونوں کیساتھ سلوک نہیں کر سکتا تو ماں کے ساتھ سلوک کرنا مقدم ہے۔ البتہ اعزاز اور ادب وتعظیم میں باپ کا حق ماں پر مقدم ہے (مظاہر حق) اور یہ بھی ظاہر ہے کہ عورت ہونے کی وجہ سے ماں احسان کی زیادہ محتاج ہوتی ہے، اور ان دونوں کے بعد دوسرے رشتہ دار ہیں، جس کی قرابت جتنی قریب ہوگی، اتنا ہی مقدم ہوگا۔

ایک حدیث میں ہے کہ اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کی ابتداء کرو۔ اس کے بعد باپ کے ساتھ پھر بہن کے ساتھ پھر الاقرب فالاقرب۔ اور اپنے پڑوسیوں اور حاجت مندوں کو نہ بھولنا (کنز)

حضرت بہز بن حکیم اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ حضورؐ میں سلوک واحسان کس کے ساتھ کروں۔ حضورؐ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ انہوں نے پھر یہی دریافت فرمایا، حضورؐ نے پھر یہی جواب دیا۔ اسی طرح تیسری مرتبہ بھی۔ چوتھی مرتبہ میں حضورؐ نے فرمایا باپ کے ساتھ۔ اس کے بعد پھر دوسرے رشتہ دار جو جتنا قریب ہو، اتنا ہی مقدم ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی حکم دیں تاکہ تعمیل ارشاد کروں حضورؐ نے فرمایا، اپنی ماں کے ساتھ احسان کرو۔ دوسری اور تیسری مرتبہ کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ باپ کے ساتھ احسان کرو (درمنثور)

ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں، جس میں یہ پائی جائیں حق تعالیٰ شانہٗ مرنے کے وقت کو اس پر آسان کر دیتے ہیں اور جنت میں اس کو داخل کر دیتے ہیں، ضعیف پر مہربانی، والدین پر شفقت، اور ماتحتوں پر احسان (مشکوٰۃ)

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کے نشاناتِ قدم میں تاخیر کی جائے اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے"۔

فائدہ:۔ "نشاناتِ قدم" میں تاخیر کیے جانے سے عمر کی درازی مراد لی جاتی ہے۔ اس لیے کہ جس شخص کی جتنی عمر زیادہ ہوگی اتنے ہی زمانہ تک اس کے چلنے سے نشاناتِ قدم زیادہ ہوں اور جو مر گیا، اس کے پاؤں کا نشان زمین سے مٹ گیا۔

اس پر یہ اشکال کیا جاتا ہے کہ عمر ہر شخص کی متعین ہے قرآن پاک میں کئی جگہ یہ مضمون صراحت سے مذکور ہے کہ ہر شخص کا ایک مقررہ وقت ہے جس میں ایک ساعت کی نہ تو تقدیم ہو سکتی ہے نہ تاخیر ہو سکتی ہے۔ اس وجہ سے درازی عمر کو بعض علماء نے وسعت رزق کی طرح سے برکت پر محمول فرمایا ہے کہ اس کے اوقات میں اس قدر برکت ہوتی ہے کہ جو کام دوسرے لوگ دنوں میں کرتے ہیں وہ گھنٹوں میں کر لیتا ہے اور جس کام کو دوسرے لوگ مہینوں میں کرتے ہیں وہ دنوں میں کرتا ہے۔

اور بعض علماء نے درازی عمر سے اس کا ذکر خیر مراد لیا ہے کہ بہت دنوں تک اس کے کارناموں کے نشانات اور ذکر خیر

باقی ص ۲۹ پر

امت محمدیہ کی چند خصوصیات

کلیۃ اللہ حنان ، کراچی

(۱) امت محمدیہ سب امتوں سے بہتر اور باعزت ہے۔

(۲) امت محمدیہ پہلے انبیا کرام کے حق میں گواہی دے گی۔

(۳) امت محمدیہ کے افراد آپس میں مہربان اور کافروں کے مقابلے میں تیز ہیں۔

(۴) امت محمدیہ کے لئے دین میں تنگی اور مشکلات نہیں ہے۔

(۵) امت محمدیہ کے لوگ قیامت کے دن سب امتوں سے زیادہ ہوں گے۔

(۶) امت محمدیہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔

(۷) امت محمدیہ کی قیامت کے روز خاص پہچان ہوگی۔

(۸) امت محمدیہ کی قیامت کے دن بڑی بڑی سفارشیں کیجائیں گی۔

(۹) امت محمدیہ سب سے پہلے پل صراط کو عبور کرے گی۔

(۱۰) امت محمدیہ پر فرشتے رشک کرتے ہیں۔

(۱۱) امت محمدیہ بعض انبیاءؑ نے رشک کیا (کہ یہ ہمیں مل جاتی)

(۱۲) امت محمدیہ کے اہل حق کبھی مغلوب نہ ہوں گے

(۱۳) امت محمدیہ کے سارے کے سارے افراد کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوں گے۔

(۱۴) امت محمدیہ کے سارے افراد قحط کے ذریعے کبھی ہلاک نہ ہونگے

(۱۵) امت محمدیہ کے سارے افراد پانی کے عذاب کے ذریعہ کبھی غرق نہ ہوں گے۔

(۱۶) امت محمدیہ کے بڑے بڑے گناہوں کی مغفرت ہوگی۔ (سوائے شرک کے)

(۱۷) امت محمدیہ سے خطا اور نسیان کی گرفت نہیں۔

باقی ص ۱۳ پر

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی رح

بد اعمی مذاہب سے متعلق پیش گوئیاں

صحیحین میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں لوگ حاضر تھے۔ آپ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ قبیلہ بنی تمیم کا ایک شخص آیا جس کا نام حرقوص ابن زہیر اور لقب ذوالخویصرہ تھا، اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! انصاف کیجئے۔

آپ نے فرمایا! تیرے لیے خرابی ہو اگر میں بھی عدل نہ کروں تو اور کون دنیا میں ہے جو انصاف کرے گا۔ اگر میں عدل نہ کروں تو مجھ سے بڑا کون نا امید اور زیاں کار ہوگا۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس گستاخ کی گردن مار دوں، آپؐ نے عمرؓ کو منع کیا اور پھر یہ پیشگوئی فرمائی کہ اس گستاخ کی طرح کچھ لوگ آئندہ ہوں گے، وہ نماز روزہ کے اتنے پابند ہوں گے کہ تم اپنی عبادت ان کے مقابل حقیر اور ہیچ سمجھو گے، لیکن وہ کلام پاک کی تلاوت کریں گے اور اس کا اثر ان کے حلق سے اوپر بالکل نہیں ہوگا۔ جس طرح تیر شکار کا جسم پار کر کے نکل جاتا ہے اور اس میں خون کا دھبہ تک نہیں آتا، اسی طرح وہ لوگ دین سے ایسا نکل جائیں گے کہ دین کا کچھ اثر دکھائی نہ دے گا۔ اس بدبخت گروہ کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا جس کا ایک بازو سکڑ کر عورت کی چھاتی کی طرح جھولتا ہوگا۔ یہ وہ گروہ ہوگا کہ دنیا کے افضل ترین گروہ کے ساتھ بغاوت کرے گا۔

اس پیشگوئی کی تصدیق اس حدیث کے راوی حضرت ابو سعید خدریؓ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خوارج تھے جنہوں نے حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت کی تھی۔ ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں اس لڑائی میں خود شریک تھا جو خوارج سے لڑی گئی تھی۔ چنانچہ حضرت علیؓ کے مخالفین میں سے تلاش کے بعد ہوبہو ویسا ہی ایک آدمی پکڑ کر لایا گیا جس کا بازو نرم تھا اور جھولتا تھا اس کو "ذوالثدیہ" یعنی پستانوں والا کہتے تھے، یہی اس گروہ کا سردار تھا اور یہ گروہ اس قبیلہ میں سے تھا جس کی پیش گوئی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

دار قطنی میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہت جلد میرے پاس ایک ایسی جماعت آوے گی جس کو لوگ رافضی کہیں گے اگر تم اس کو پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ وہ لوگ مشرک ہوں گے۔" حضرت علیؓ نے ان لوگوں کی پہچان دریافت کی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے علیؓ! تمہارے اندر وہ ایسے اوصاف بڑھا چڑھا کر دکھاویں گے جو تمہارے اندر موجود نہیں ہیں اور اگلے بزرگوں پر زبان درازی اور طعن کریں گے۔"

اس روایت میں روافض کی جس جماعت کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی وہ پوری ہو کر رہی، اور حضرت علیؓ کے زمانے میں ایک یہودی عبداللہ ابن سبا نے لوگوں کو گمراہ کیا اور فرقہ روافض کی بنیاد ڈالی۔ اس یہودی کو ماننے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کا درجہ دینے لگے اسی وجہ سے ان کو مشرک کہا گیا، اور حضرت علیؓ کو آنا بڑھایا کہ پیغمبروں کے برابر بلکہ بہت سے پیغمبروں سے افضل بھی ٹھہرایا اور یہ بات ہر جماعت کے لوگ جانتے ہیں کہ یہ رافضی فرقہ کے لوگ بڑے بڑے صحابہ ابوبکرؓ و عمرؓ پر زبان درازی اور طعن کرتے ہیں۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رافضی لوگ اہل بیت اور رسولؐ کے گھرانے کی محبت کا دعویٰ کریں گے اور حقیقت میں ایسے نہ ہوں گے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو برا کہیں گے۔

دار قطنی نے اس حدیث کو کئی سندوں سے بیان کیا ہے اور حضرت ام سلمہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

امام احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک قدریہ گروہ ہوگا۔ وہ گروہ میری امت میں ایسا ہے جیسا کہ مجوس۔ یہ روایت طبرانی کی معجم الاوسط میں بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے۔

قدریہ ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے بندوں کے افعال میں کوئی عمل دخل نہیں ہے گویا خدا تعالیٰ معذور و مجبور ہے اور بندے قادر و مختار ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی بھی صحیح ثابت ہوئی، چنانچہ فرقہ معتزلہ اور روافض سب اسی گروہ میں شامل ہیں کیونکہ ... نے بندوں کو اپنے افعال کا خالق قرار دیا، اور اس بات کا انکار کیا کہ ہر چیز تقدیر الٰہی کی پابند ہے۔ مجوس کا عقیدہ یہ ہے کہ اچھائی اور برائی دونوں کے دو الگ الگ خالق اور خدا ہیں۔ اچھائی کے خالق کو یزداں اور برائی کے خالق کو اہرمن کہتے ہیں، چونکہ بالکل اسی طرح قدریہ لوگ بھی دو خالق قرار دے کر مادی چیزوں کا خالق خدا کو اور افعال کا خالق انسانوں کو مانتے ہیں۔ اس لیے اس مناسبت کی وجہ سے قدریہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بیمار ہوں تو بیمار پرسی نہ کرو اور ان کی نماز جنازہ مت پڑھو۔

قدریہ کے متعلق مسلم، ابوداؤد، ترمذی کی روایت میں ایک پیشین گوئی کرتے ہوئے آنحضورؐ نے فرمایا کہ میری امت میں کچھ لوگ تقدیر کے منکر ہوں گے۔ ان لوگوں میں خسف و مسخ ہوگا یعنی ان کی آبادی زمین میں دھنسا دی جائے گی، اور ان کی صورتیں بدل کر بدنما کر دی جائیں گی۔

چنانچہ روافض بھی قدر کا انکار کرتے ہیں اور ان میں خسف اور مسخ کے ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی سچی ثابت ہو جاتی ہے

باقی صـ۲۵ پر

تعلیمُ الطالب

حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

تعلیم ۱: تقدیر کے مسئلہ میں نہ کبھی غور کرو اور نہ بحث کرو اس کا انجام گمراہی ہے۔ تعلیم ۲: اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر سیدھا سادہ یقین رکھو۔ اپنے علم یا عقل کے زور سے اس میں باریکیاں اور نقطے مت نکالو۔ تعلیم ۳: جو بات دین کی اپنی سمجھ میں نہ آوے اپنی سمجھ کا قصور سمجھو، دین میں شبہ مت نکالو۔ تعلیم ۴: بعضے بزرگوں کی تقریر یا تحریر میں بعضی باتیں خلاف شرع معلوم ہوتی ہیں۔ اپنا عقیدہ موافق شرع کے رکھو۔ مگر ان بزرگوں کو بُرا مت سمجھو اور یوں سمجھو کہ ان کا مطلب ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ تعلیم ۵: اگر شیطان کسی عقیدے میں وسوسہ ڈالے لاحول پڑھ کر اس کو دفع کردو، زیادہ اس کے پیچھے مت پڑو، اور جو وہ دل سے نکلے کسی صوفی عالم سے ذکر کرو، اگر اس کے جواب سے بھی تشفی نہ ہو اس وقت اپنے دل میں کہہ لو کہ میں بلا دلیل تصدیق کرتا ہوں اس طریقہ سے شیطان بالکل عاجز اور دفع ہو جاتا ہے۔ تعلیم ۶: بزرگوں کا اتباع سلامتی کا طریق ہے اور خود رائی میں خرابی کا خوف ہے، پس طریق ظاہر میں عالم کو مذہب حنفی کا اور عامی کو کسی حنفی عالم کا اور طریق باطن میں کسی شیخ کامل کا اتباع مناسب ہے بلکہ کوئی کام نیا دنیا یا دین کا بدوں اس کی اجازت کے نہ کرنا چاہیے۔ اگر کوئی عالم یا درویش کھلم کھلا خلاف شرع بتلانے لگے اس امر میں اس کا کہنا نہ مانو۔ تعلیم ۷: جو بات شرع میں بتلائی نہیں گئی اس کی تحقیق ہرگز مت کرو، مثلاً یہ کہ قبر میں عذاب کس طرح ہوتا ہے۔ یا روح کیسی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس

تعلیم ۸: صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں ہرگز کوئی لفظ بے ادبی کا مت کہو نہ ایسی حکایتیں کہو نہ سنو جس میں ان پر اعتراض آتا ہو

تعلیم ۹: جو شخص درویش وضع رکھے مگر شرع کے خلاف ہو ہرگز اس سے نہ اعتقاد رکھو نہ اس کے پاس بیٹھو اگرچہ ایسے کشف کرامت بھی ظاہر ہو۔ البتہ بلاضرورت کسی کو بُرا بھلا بھی مت کہو۔

تعلیم ۱۰: کسی کا نام لے کر کافر یا ملعون وغیرہ مت کہو، ہاں جن کو اللہ و رسول نے کافر کہا ہے وہاں مضائقہ نہیں۔ تعلیم ۱۱: کسی بزرگ سے یہ اعتقاد مت رکھو کہ ہمارے سب حال کی ان کو خبر ہے نہ کسی نجومی وغیرہ سے غیب کی خبریں دریافت کرو۔ تعلیم ۱۲: بجز حق تعالیٰ کے کسی کو نفع نقصان کا مختار مت سمجھو نہ کسی سے مرادیں مانگو۔ تعلیم ۱۳: کسی بزرگ کے نام منت مت مانو۔ البتہ یہ درست ہے کہ یا اللہ میرا فلاں کام ہو جائے تو اس قدر نقد یا طعام مساکین کو تقسیم کر کے تیرے فلاں بندۂ مقبول کو ثواب بخشوں گا۔ اور بہتر تو یہ ہے کہ بالکل منت ہی نہ مانے جو نیک کام کرنا ہو بلا منت ہی کرے۔ تعلیم ۱۴: تیجا دسواں بیسواں وغیرہ آج کل محض رسم و تفاخر کے طور پر رہ گیا ہے اور عوام کے عقیدے میں بھی ضرور فساد ہے اس لئے قطعاً موقوف کرنا چاہیے بلاقید جو کچھ بھی میسر ہو اس سے مردے کی دستگیری کرنا چاہیے۔ تعلیم ۱۵: اکثر تقریبات اور شادیوں میں محض نام آوری اور خوف طعن و تشنیع سے اپنی وسعت سے زائد اسراف کیا جاتا ہے۔ یہ بالکل حرام ہے اور بعضی رسمیں تو ایمان کی تاریک کرنے والی ہیں۔ بلاقید کسی رسم کے سیدھا سادا نکاح مناسب خرچ کے ساتھ کرنا چاہیے۔ تعلیم ۱۶: جو رشتہ دار شرعاً محرم نہیں مثلاً خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد بھائی، نند، بہنوئی یا دیور وغیرہ جوان عورت کو ان کے روبرو آنا اور بے تکلف باتیں کرنا ہرگز نہ چاہیے۔ جو مکان کی تنگی یا ہر وقت کی آمد و رفت کی وجہ سے گہرا پردہ نہ ہو سکے تو سر سے پاؤں تک تمام بدن کسی میلی چادر سے ڈھانک کر شرم و لحاظ سے بضرورت روبرو آجائے اور کلائی و بازو اور سر کے بال اور پنڈلی ان سب کا ظاہر کرنا حرام ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کے روبرو عطر لگا کر عورت کو جانا جائز نہیں نہ بجتا ہوا زیور پہنے۔ تعلیم ۱۷: بیوہ کے نکاح کو عیب سمجھنا یا اس پر طعن و تشنیع کرنا قریب بکفر ہے۔ تعلیم ۱۸: راگ اور باجے سے دل سیاہ اور تباہ ہو جاتا ہے ہرگز مت سنو۔

تعلیم ۱۹: مردہ پر چلا کر رونا بیان کرنا حرام ہے۔ بلکہ جس مجلس میں ایسا ہوتا ہو وہاں شریک بھی مت ہو اور اگر پھنس ہی جاؤ تو زبان سے منع کرو اور اگر منع نہ کر سکو یا کوئی نہ مانے نہیں تو تم خود وہاں سے اٹھ کر دور جا بیٹھو اور دل میں نفرت رکھو۔ تعلیم ۲۰: شہادت کا بیان یا مرثیہ کی مجلس میں بہت امور خلاف شرع ہیں کبھی شریک مت ہو اور اسی طرح مجالس میلاد میں لوگوں نے بہت زیادتی کر لی ہے۔ تعلیم ۲۱: مردوں کو داڑھی منڈانا یا کترا کر ایک مٹھی سے کم کر دینا یا لبیں ایسے بڑھانا کہ کفار فجار سے تشبہ ہوتا ہو یا سر بیچ میں سے کھلوانا حرام ہے۔ تعلیم ۲۲: مردوں کو ٹخنوں سے نیچے پائجامہ یا لنگی پہننا حرام ہے۔ تعلیم ۲۳: پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف پشت اور منہ مت کرو۔ تعلیم ۲۴: وضو میں بعض اوقات کہنی یا ایڑی وغیرہ خشک رہ جاتی ہے اس کی خوب احتیاط رکھو۔ تعلیم ۲۵: استنجے کے وقت جس انگوٹھی میں اللہ و رسول کا نام ہو اتار دو۔ تعلیم ۲۶: غسل خانہ میں پیشاب مت کرو۔ تعلیم ۲۷: وضو میں انگوٹھی چھلا تنگ چوڑی کو ہلا لیا کرو۔ تاکہ نیچے سے خشک نہ رہ جائے۔ تعلیم ۲۸: دھوپ کے گرم پانی سے وضو اور غسل وغیرہ مت کرو۔ تعلیم ۲۹: نماز کا وقت تنگ مت کرو، رکوع سجدہ اچھی طرح کرو، دل لگا کر پڑھو اور پابندی سے پڑھو۔ تعلیم ۳۰: بچوں کو نماز پڑھاؤ اور دس برس کا ہونے پر مار کر پڑھواؤ۔ تعلیم ۳۱: عشاء پڑھ کر جلد سو رہو تاکہ تہجد یا صبح کی نماز برباد نہ ہو۔ تعلیم ۳۲: اگر اتفاقاً نماز قضا ہو جائے تو حتی الامکان جلدی پڑھ لو۔ تعلیم ۳۳: مردوں کے لئے مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا چاہیے اور مسجد میں جا کر مسجد کا ادب ملحوظ رکھنا چاہیے وہاں جا کر شور و غل نہ کرے۔ اگر کوئی چیز بدبودار تمباکو یا لہسن پیاز مولی وغیرہ استعمال کی ہو تو مسجد میں جانے سے پہلے خوب منہ صاف کرلے۔ وہاں سودا سلف نہ کرے۔ تعلیم ۳۴: امام کو چاہیے کہ ہلکی پھلکی نماز پڑھاوے۔ تعلیم ۳۵: مسجد سے اذان ہونے کے بعد بلا عذر شرعی جانا جائز نہیں۔ تعلیم ۳۶: صف سیدھی کرو اور امام کے دونوں طرف برابر مقتدی رہیں۔ تعلیم ۳۷:

امام سے پہلے کوئی رکن ادا مت کرو۔ تعلیم ۳۸ پہننے کے زیور اور بچے گوٹہ دیکھو میں بھی زکوٰۃ لازم ہے۔ تعلیم ۳۹ حتی الامکان زکوٰۃ و صدقہ ایسے لوگوں کو پہنچاؤ جو آبرو سے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ اور پڑوسی اور قرابت دار مقدم ہیں۔ تعلیم ۴۰ غریبوں اور محتاجوں کا خیال رکھو جو کچھ توفیق ہو ان سے سلوک کرو۔ سائل کو کچھ ضرور دو، اگر نہ ہو تو نرمی سے جواب دے دو۔ تعلیم ۴۱ روزے میں زبان اور نگاہ کی بہت حفاظت رکھو اور یوں بھی احتیاط ضرور ہے۔ تعلیم ۴۲ جس قدر سہولت ہو سکے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو۔ جس کو ذرا آتا ہو مجبوری ہے۔ تعلیم ۴۳ دعا خوب مانگا کرو۔ اگر کام ہونے میں دیر ہو تنگ ہو کر چھوڑ مت۔ تعلیم ۴۴ جس پر حج فرض ہو دیر نہ کرے۔ تعلیم ۴۵ بلا ضرورت قسم مت کھاؤ۔ تعلیم ۴۶ اگر ایسی قسم کھائے کہ فلاں مسلمان سے نہ بولوں گا یا فلاں شخص پر اس قدر ظلم کروں گا ایسی قسم توڑ کر کفارہ دو۔ تعلیم ۴۷ قسم میں یوں مت کہو کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو ایمان نصیب نہ ہو یا دونوں نصیب ہو اور مثل اس کے۔ تعلیم ۴۸ پیرزادگی کا پیشہ اختیار مت کرو کہ واہی تباہی تعویذ گنڈے لکھ دئیے فال کھول دی، نام نکال دیا، لوگوں کو ٹھگ لیا۔ تعلیم ۴۹ اگر بلا حرص وطمع کہیں سے حلال مال ملے اس کو قبول کر لو۔ تعلیم ۵۰ جو چیز گناہ کا آلہ بنائی جاوے اس کو مت بیچو۔ تعلیم ۵۱ اگر تجارت کرو تو جھوٹ مت بولو، دغا بازی مت کرو، اپنی چیز کا عیب مت چھپاؤ، کم مت تولو۔ تعلیم ۵۲ سود کا لین دین گواہی کچھ مت کرو۔ تعلیم ۵۳ پھل آنے سے پہلے بہار مت فروخت کرو۔ تعلیم ۵۴ رہن کی آمدنی امانت ہے اس سے استفادہ جائز نہیں اور انتفاع حاصل کیا تو اس کو اصل قرض میں محسوب کرو۔ تعلیم ۵۵ چاندی سونے کی خرید میں اور غلہ کے مبادلہ میں اکثر ناواقفی کی وجہ سے سود لازم آجاتا ہے اس کے مسائل اچھی طرح علماء سے تحقیق کر لو یا ہماری کتاب مسمیٰ بہ صفائی معاملات منگا دیکھ لو اس میں خوب تفصیل ہے۔ تعلیم ۵۶ جب کے بیع سلم میں اگر وقت پر وہ چیز وصول نہ ہو تو اصلی روپیہ واپس کر لو نرخ لگا کر دیر لینا حرام ہے۔ تعلیم ۵۷ خود رو گھاس گو تمہاری زمین میں کھڑی ہو اس کو بیچنا درست نہیں۔ نہ اس کی چرائی کے عوض میں بکرا وغیرہ لینا اور نہ کسی کو کاٹنے یا چرانے سے روکنا۔ یہ امور بالکل درست نہیں۔ تعلیم ۵۸ یہ معاہدہ کرنا کہ بالفعل رکھ لے۔ اور اتنی مدت تک فک الرہن نہ کیا تو بیع ہو جائے گی حرام ہے۔ تعلیم ۵۹ اگر تمہارا قرضدار غریب ہو اس کو پریشان مت کرو مہلت دے دو یا جزو یا کل معاف کر دو۔ تعلیم ۶۰ امانت میں بلا اجازت مالک کے کوئی تصرف حلال نہیں۔ بعینہ حفاظت سے اس کو رکھنے، ہو خرچ یا استعمال مت کرو۔ تعلیم ۶۱ دباؤ سے شرما کر جو چندہ وغیرہ لیا جاتا ہے جائز نہیں اس کی احتیاط رکھو۔ تعلیم ۶۲ حلال پیشے کو ذلیل و موجب عار مت سمجھو۔ تعلیم ۶۳ مزدور کی مزدوری اور نوکر کی تنخواہ بہت جلد ادا کرو۔ تعلیم ۶۴ ہندوستان میں جو بڑے گھروں میں غلام لونڈی کہلاتے ہیں یہ شرعاً آزاد ہیں۔ ان سے نوکروں کا سا برتاؤ کرنا چاہئے اور اور ان کو زیادہ دبانا یا ایسی لونڈی سے بلا نکاح صحبت ہونا جائز نہیں۔ تعلیم ۶۵ اولاد میں سے ایک کو زیادہ دینا یا ایک کو کم یا ایک کو بالکل نہ دینا گناہ ہے۔ تعلیم ۶۶ جو کسی کا لینا دینا ہو اپنے پاس یادداشت لکھ کر رکھو۔ تعلیم ۶۷ نامحرم کو قصداً دیکھنا نہ چاہئے اگر اتفاقاً نظر پڑ جائے فوراً نگاہ ہٹا لو۔ تعلیم ۶۸ نامحرم عورت و مرد کا تنہائی کی جگہ یکجا بیٹھنا گو تعلیم قرآن کے لئے کیوں نہ ہو حرام ہے۔ تعلیم ۶۹ جب لڑکا لڑکی شادی کے قابل ہو جائے دیر مت کرو اپنی رسموں کی بندوبست میں لگ کر نکاح میں دیر لگانا ہرگز جائز نہیں۔ تعلیم ۷۰ جس جگہ ایک شخص نے بات چیت نکاح کی لگا رکھی ہو جب تک منظوری کی کی امید ہو دوسرے شخص کو پیغام دینا جائز نہیں۔ تعلیم ۷۱ بی بی کو چاہئے کہ اپنے شوہر کی اطاعت و ادب کرے اس کی بات کو کاٹے نہیں زبان درازی نہ کرے اس پر اپنی فضول خرچیوں کا بار نہ ڈالے نہ ایسی خرافات کے لئے فرمائش کرے۔ البتہ کھانا، کپڑا اور رہنے کا گھر اس کے ذمہ ہے بس۔ تعلیم ۷۲ شوہر کو چاہئے کہ بی بی کی کج خلقی کو برداشت کرے خفیف خفیف باتوں میں از خود رفتہ نہ ہو جائے اس کی دلجوئی کی کرتا ہے۔ تعلیم ۷۳ مصحف قرآن پر اپنی بی بی یا کسی دوسری نیکبخت بی بی سے بدگمان ہونا یا اولاد کی صورت شباہت سے کسی پر شبہ کرنا حرام ہے۔

اور قوی قرائن موجود ہونے پر چشم پوشی کرنا بے غیرتی ہے۔ تعلیم ۷۴ بی بی کو درست نہیں کہ اپنی فضول خرچی یا کسی کو دینے یا رسم کے پورا کرنے کے لئے شوہر کا مال چھپا کر بلا اس کی اجازت کے خرچ کرے۔ تعلیم ۷۵ جب تک طب میں پورا داخل نہ ہو عطائی یا کتابی نسخوں سے علاج مت کرو البتہ کسی حاذق طبیب کو مشورہ میں شریک کر لو تو مضائقہ نہیں۔ تعلیم ۷۶ بلا ضرورت غلہ چلا گولی لگانا ممنوع ہے، شاید کسی کو گزند پہنچے۔ تعلیم ۷۷ اگر دھار والی چیز یا چھری یا بندوق لے کر مجمع میں سے گزرنے کا اتفاق ہو تو دھار یا نال اوپر کو رکھے کسی کے لگ نہ جائے۔ تعلیم ۷۸ قصوروار کو خواہ شاگرد ہو یا مرید یا اولاد یا نوکر یا رعیت غرض کوئی ہو اس کو وحشیانہ سزا دینا جس کی برداشت مشکل ہو نہایت گناہ ہے اسی طرح قصور کے اندازے سے زائد سزا دینا گو وہ برداشت ہی کر لے جائز نہیں۔ تعلیم ۷۹ کھانا پکا تو دوسرے کے ہاتھ میں دینا جائز نہیں یا تو بند کر کے دو یا زمین پر رکھ دو وہ خود اٹھا لے گا۔ تعلیم ۸۰ پرندوں وغیرہ کے بچے گھونسلے سے نکال لانا کہ ان کے ماں باپ پریشان ہوں سخت بے رحمی ہے۔ تعلیم ۸۱ جب تک حالت مقدمہ کی معلوم نہ ہو اس کو دائر کرنا یا اس کی پیروی کرنا یا کسی قسم کی اعانت کرنا گناہ ہے۔ تعلیم ۸۲ جانوروں کو آپس میں لڑاؤ نہیں۔ تعلیم ۸۳ کتا بلا ضرورت مت پالو۔ تعلیم ۸۴ جو آمدنی حکومت کی وجہ سے ہو گو اس کو تحفہ کہا جائے رشوت ہے۔ تعلیم ۸۵ سفر میں اپنے رفیقوں کے آرام کو اپنے آرام پر مقدم رکھو۔ تعلیم ۸۶ پالے ہوئے جانوروں کے کھلانے پلانے کی خبر رکھو۔ تعلیم ۸۷ مہمان کی مدارات کشادہ پیشانی سے کرو، ایک آدھ وقت بشرط سہولت معمول سے زیادہ ایک آدھ چیز بڑھا دو مگر زیادہ تکلف مت کرو کہ موجب تکلیف جانبین ہے۔ تعلیم ۸۸ پانی تین سانس میں پیا کرو۔ تعلیم ۸۹ شب کو سب برتن کھانے پینے کے بسم اللہ کر کے ڈھانک دو اور دروازہ بسم اللہ کر کے بند کرو۔ جلتا چراغ چھوڑ کر مت

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر: محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

سو اگر البتہ لالٹین یا قندیل وغیرہ میں حفاظت سے رہتا ہو تو مضائقہ نہیں۔ تعلیم ۸۹ جس دوا میں شراب ہو اور کوئی حرام یا نجس چیز ملا ہوا ہو اس کا استعمال مت کرو نہ کھانے میں نہ لگانے میں البتہ اگر کوئی مرنے ہی لگے اور دوسری دوا مفید نہ ہو تو ایسی لاچاری میں بعض علما کے نزدیک گنجائش ہے۔ تعلیم ۹۰ مردوں کو ٹخنے سے نیچا کرتا یا پاجامہ لنگی پہننا ممنوع ہے اسی طرح حریر یا زری کا کپڑا پہننا حرام ہے۔ البتہ چار انگشت چوڑی گوٹ بیل پھول پاڑ درست ہے اس سے زیادہ ممنوع ہے اور چھوٹے لڑکوں کو بھی حرام لباس پہنانا درست نہیں۔ تعلیم ۹۱ لباس میں نہ اس قدر زینت و اہتمام ہو کہ انگشت نما ہونے لگے کہ یہ ریا و تکبر ہے اور نہ بالکل میلا گندہ رہے سادگی و توسط مناسب ہے۔ تعلیم ۹۲ دوسری قوم کی وضع کا لباس پہننا ممنوع ہے۔ تعلیم ۹۳ عورت باریک کپڑا نہ پہنے اسی طرح چھوٹا کپڑا جس سے پورا پردہ بدن کا نہ ہو سکے ممنوع ہے کرتا کرتی آستینیں کا نیفہ سے بہت نیچا پہننا چاہیئے۔ پائجامے میں بہت سی کلیاں بے پردگی اور فضول خرچی ہے۔ تعلیم ۹۴ سیاہ خضاب مت کرو تعلیم ۹۵ مرد کو کسم اور زعفران کا کپڑا پہننا حرام ہے اور بالکل سرخ کو بہت علماء منع کرتے ہیں تعلیم ۹۶ تصویر گھر میں مت رکھو اسی طرح تصویر دار کتاب اسی طرح فحش مضامین۔ تعلیم ۹۷ چوسر گنجفہ شطرنج کھیلنا یا کبوتر اڑانا۔ گانے بجانے کا شغل بٹیاں یا جانوروں کو لڑانا یہ سب بیہودہ حرکتیں ہیں سب سے بچو۔ تعلیم ۹۸ خلاف شرع تعویذ گنڈے ٹونے ٹوٹکے ہرگز مت کرو۔ تعلیم ۹۹ نجوم و رمل اور ہمزاد کا عمل یہ سب باطل ہیں ہرگز ان میں مشغول مت ہو نہ کسی رمال وغیرہ سے کوئی بات پوچھو۔ تعلیم ۱۰۰ جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے گندہ دہنی خارش وغیرہ ایسے مریض کو چاہیئے کہ حتی الامکان لوگوں سے علیحدہ رہے تاکہ ایذا نہ ہو بلکہ نماز بھی گھر میں پڑھا کرے۔ تعلیم ۱۰۱ اگر وحشتناک خواب نظر آوے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور اعوذ باللہ پڑھو اور کروٹ بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہ ہوگا۔ تعلیم ۱۰۲ ہر شخص سے خواب مت کہو۔ تعلیم ۱۰۳ خواب میں بڑھاؤ مت۔ تعلیم ۱۰۴ سلام کی جگہ آداب، بندگی وغیرہ الفاظ بدعت ہیں۔ السلام علیکم کہنا چاہیئے۔ جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسے رہو خوش رہو کافی نہیں۔ تعلیم ۱۰۵ جو شخص کسی عبادت میں مشغول ہو جیسے گنجفہ شطرنج وغیرہ یا کسی حاجت طبعی بشری میں مشغول ہے جیسے پیشاب پاخانہ ایسے لوگوں کو حالت مذکورہ میں سلام مت کرو۔ تعلیم ۱۰۶ دوسرے شخص کے گھر میں تو بلا اجازت جانا برا ہی ہے گو مردانہ گھر ہو نہ ہو خدا جانے وہ شخص کس حال میں ہے لیکن اپنے گھر میں بھی بے پکارے اور بے بلائے مت جاؤ شاید کوئی پردہ دار موجود ہو۔ تعلیم ۱۰۷ مصافحہ کرنا بعد نمازوں کے یا عیدین میں یا بعد وعظ کے محض بے اصل ہے ترک کرو۔ تعلیم ۱۰۸ کچھ دھوپ میں اور کچھ سایہ میں مت بیٹھو۔ تعلیم ۱۰۹ کشادہ پائجامہ پہن کر ایک ٹانگ کھڑی کر کے دوسری ٹانگ اس پر رکھنے سے بے پردگی ہوتی ہے اس کی احتیاط لازم ہے۔ تعلیم ۱۱۰ راہ میں کانٹا پتھر پڑا ہو ایک کنارہ کر دو۔ تعلیم ۱۱۱ راہ میں کسی کا بوجھ گر جاوے ہاتھ لگوا دو اور اپنی کسر شان مت سمجھو۔ تعلیم ۱۱۲ جو دو شخص قصداً مجلس میں ایک جگہ مل کر بات چیت کرتے بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں بلا اجازت ان کے مت بیٹھو۔ تعلیم ۱۱۳ مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ دوسرے لوگوں کو پھاند کر نہ جاؤ بیٹھو مسجد میں ایسا کرنا اور زیادہ برا ہے۔ تعلیم ۱۱۴ کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں مت بیٹھو۔ تعلیم ۱۱۵ چھینک آوے تو پست آواز سے چھینکو اور منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لو۔ تعلیم ۱۱۶ دوسرا شخص مشورہ لے تو نیک مشورہ دو اور یوں بھی اس کی خیر خواہی کرتے رہو۔ تعلیم ۱۱۷ نام ایسا رکھو جس میں نہ فخر ہو نہ بالکل لغو ہو۔ تعلیم ۱۱۸ زمانہ کو برا مت کہو۔ تعلیم ۱۱۹ بے اصل بات کو مت سنا کرو نہ کسی سے ذکر کیا کرو۔ تعلیم ۱۲۰ جو بات کہو کہو پہلے سوچ لیا کرو کہ اس میں دینی یا دنیوی خرابی تو نہیں۔ تعلیم ۱۲۱ غصہ میں فحش الفاظ ملعون مردود بے ایمان وغیرہ مت کہو ایسے ہی کوسنا اور خدا کی مار خدا کی پھٹکار خدا کا غضب دوزخ نصیب بہت بری بات ہے۔ تعلیم ۱۲۲ چغلی نہ کرو نہ سنو۔ تعلیم ۱۲۳ غیبت جھوٹ سے بہت بچو تعلیم ۱۲۴ کسی پر زیادہ مت کیا کرو۔ تعلیم ۱۲۵ اگر کسی سے دوسرا آدمی برا مانتا ہے اس سے ہنسی مت کرو۔ تعلیم ۱۲۶ کوئی بات شیخی تفاخر کی مت کہو نہ دوسروں پر طعن و تشنیع کرو۔ تعلیم ۱۲۷ ماں باپ کی اطاعت اور ادب اور خدمت کرو اگر وہ ناحق بھی کچھ کہہ لیں برداشت کرو۔ تعلیم ۱۲۸ اقارب سے سلوک کرو۔ تعلیم ۱۲۹ بچوں اور بڑے بھائی کو مثل باپ کے سمجھو۔ تعلیم ۱۳۰ اولاد کو علم دین سکھاؤ ناجائز نوکریوں کے حاصل کرنے کیلئے انگریزی میں مت پھنساؤ۔ تعلیم ۱۳۱ پڑوسیوں کو تکلیف مت دو۔ تعلیم ۱۳۲ دوسرے کی ہمدردی اور کارگزاری میں کوشش کرو اس کے عیب کو ڈھانکو تہمت مت دھرو تنگی میں اس کی مدد کرو تعلیم ۱۳۳ جہاں کہیں تین آدمی ہوں دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔ تعلیم ۱۳۴ مخلوق پر رحم و شفقت کرو۔ تعلیم ۱۳۵ مجبور بے نوا کی خبر گیری کرتے رہو۔ تعلیم ۱۳۶ جس سے صحبت و دوستی رکھنا چاہو اس کا عقیدہ اور خیالات تحقیق کرو ورنہ اس کی صحبت سے بگڑ جاؤ گے تعلیم ۱۳۷ اگر کسی شخص سے رنجش ہو جائے تین دن کے اندر عذر خواہی کر کے اس سے مل جاؤ۔ تعلیم ۱۳۸ کسی پر بدگمانی مت کرو چھپ کر کسی کی باتیں مت سنو کسی کا خط بلا اجازت مت پڑھو حسد بغض مت کرو دو شخصوں میں رنجش ہو جائے تو صلح کرا دو۔ تعلیم ۱۳۹ کوئی شخص تم سے قصور معاف کرائے معاف کر دو۔ تعلیم ۱۴۰ لوگوں کی بے تمیزی پر صبر کرو آپے سے باہر مت جاؤ۔ تعلیم ۱۴۱ جب گناہ ہو جائے فوراً توبہ کر لو یہ نہ سمجھو کہ شاید پھر ہو جائے گا۔ اگر پھر ہو جائے تو پھر توبہ کرو۔ تعلیم ۱۴۲ جو امر تقدیر کا پیش آوے نہایت استقلال و تحمل سے کام لو بے صبری گھبراہٹ سے کیا فائدہ بلکہ بے صبروں کے پاس بھی مت بیٹھو۔ تعلیم ۱۴۳ جو نعمت ملے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اس پر زبان و دل سے شکر کرو۔ تعلیم ۱۴۴ [illegible] تعلیم ۱۴۵ دنیا کی

باقی صفحہ ۳۰ پر

ختم نبوت زندہ باد
ھو الشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

ٹیلیفون کی ایک کال نے اس کی جان بچالی!

سابق وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کے قتل کی سازش کے ملزم کی ۳۴ سال بعد رہائی

رپورٹ ـــــ حامد سعیدی

سورج طلوع ہونے میں ابھی کچھ دیر تھی اور جیل کی فضا پر موت کا سکوت طاری تھا۔

اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے لگی، جس کی آواز تاریک رات کے پر ہول سناٹے کو اور زیادہ پراسرار بنا رہی تھی، جیل کے دفتر کا یہ ٹیلیفون موت کے دہانے پر کھڑے ہوئے ایک بے بس انسان کو نئی زندگی کا پیغام دینے کے لئے بے قرار تھا، ادھر جیل کے ایک دور دراز گوشے میں کچھ لوگ اپنے ہی جیسے ایک جیتے جاگتے انسان کو موت کے گھاٹ اتارنے کی رسم ادا کرنے کے لئے بڑے چاق و چوبند اور مستعد نظر آرہے تھے۔

موت کی رسم ادا کرنے والوں میں سے کسی نے زندگی کا پیغام دینے والے ٹیلیفون کی چیخ و پکار بالآخر سن ہی لی اور اس طرح موت اور زندگی کی یہ کشمکش یوں ختم ہوئی کہ زندگی موت پر غالب آگئی۔

نئی زندگی کا پیغام صدر مملکت کا وہ حکم تھا، جس کے تحت سردار محمد سلیمان کی سزائے موت منسوخ کر دی گئی تھی۔ ٹیلیفون پر ہوم ڈپارٹمنٹ کے سیکریٹری حکام سے کہہ رہے تھے کہ محمد سلیمان کو پھانسی نہ دی جائے، کیونکہ صدر مملکت نے اس کی رحم کی اپیل منظور کرتے ہوئے سزائے موت منسوخ کر دی ہے اور موت کی سزا کو عمر قید میں بدل دیا گیا ہے۔ سردار محمد سلیمان وہ خوش نصیب انسان تھا جسے عین اس وقت نئی زندگی ملی جبکہ پھانسی کے تختہ پر اس کے گلے میں رسی کا پھندہ ڈالا جا چکا تھا، اور اس کی زندگی و موت کے درمیان چند سانسوں کا فاصلہ رہ گیا تھا۔

محمد سلیمان کو تقریباً ۳۰ سال قبل کراچی اور حیدرآباد کے درمیان جھمپیر ریلوے اسٹیشن پر ریل کے ایک ہولناک حادثے میں ملوث ہونے کے جرم میں پھانسی کی سزا دی گئی تھی۔ پاکستان کی تاریخ کا یہ بدترین حادثہ خیبر میل اور آئل ٹینکر کے درمیان ہولناک تصادم کے نتیجے میں رونما ہوا تھا، جس میں تقریباً ایک ہزار افراد ہلاک ہوئے تھے۔ خیبر میل کراچی سے پشاور جا رہا تھا اور اس وقت کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان بھی اسی میں سفر کر رہے تھے جو بال بال بچ گئے۔ یہ وہ دور تھا جب پنجاب میں قادیانیوں کے خلاف زبردست تحریک چل رہی تھی اور وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے اس حادثہ کو اپنے خلاف ایک سازش قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ اس طرح ان کے دشمنوں نے ان کی جان لینے کی کوشش کی تھی، حادثہ کے بعد تحقیقات شروع ہوئی جو طویل عرصہ تک جاری رہی۔ اس تحقیقات کے دوران بہت سے افراد گرفتار کئے گئے، جن میں جھمپیر کا اسٹیشن ماسٹر، اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر اور پوائنٹس مین سردار محمد سلیمان بھی شامل تھا، اسٹیشن ماسٹر اور اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کو کچھ عرصہ بعد رہا کر دیا گیا۔ لیکن سلیمان کے خلاف قادیانی وزیر خارجہ کو ہلاک کرنے کی سازش میں ملوث ہونے کے الزام میں مقدمہ قائم کیا گیا۔ کیونکہ اس کے والد کا تعلق ایک ایسی جماعت سے تھا جو قادیانیوں کے خلاف تحریک چلانے میں پیش پیش تھی۔

تحقیقات کے دوران محمد سلیمان کو اٹک کے قلعہ میں لے جایا گیا، جہاں اس پر تشدد کیا گیا اور چھ ماہ تک پوچھ گچھ کا سلسلہ جاری رہا۔ سلیمان نے تشدد سے بچنے کے لئے پوچھ گچھ کے دوران بعض ایسی باتوں کا اعتراف کر لیا تھا، جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا، اس کے اعتراف کے بعد حیدرآباد کی اسپیشل کورٹ میں اس کے خلاف مقدمہ چلایا گیا، اس پر سابق وزیر خارجہ کو ہلاک کرنے کی سازش میں شریک ہونے اور اپنے فرائض سے غفلت و لاپرواہی برتنے کے الزامات عائد کئے گئے جس کے نتیجے میں بہت سی انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ عدالت نے ملزم محمد سلیمان کو سزائے موت کے ساتھ ساتھ تعزیرات پاکستان کی مختلف دفعات کے تحت قید با مشقت کی متعدد دیگر سزائیں بھی سنائیں۔ جن کی مجموعی مدت ۱۰۵ سال بنتی تھی۔ محمد سلیمان نے سزائے موت کے خلاف ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ میں اپیلیں دائر کیں جو مسترد ہو گئیں، پھر اس نے گورنر مغربی پاکستان سے رحم کی اپیل کی، یہ اپیل بھی مسترد کر دی گئی۔ بعد ازاں سلیمان کی جانب سے صدر مملکت کے سامنے رحم کی درخواست پیش کی گئی، اس وقت جناب اسکندر مرزا ملک کے صدر تھے

اس کے گلے میں پھانسی کا پھندہ ڈالنے کے بعد جلاد اشارہ کا منتظر تھا

لیکن انہوں نے بھی اپیل مسترد کرتے ہوئے سزائے موت بحال رکھی۔ حادثہ کی تحقیقات مقدمہ کی کارروائی سزائے موت کے خلاف ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں اپیلوں کی سماعت اور پھر رحم کی درخواستوں کا فیصلہ ہونے میں کئی سال بیت گئے۔ محمد سلیمان نے جیل کی تنگ و تاریک کال کوٹھری میں تین سال تک اپنی قسمت کے فیصلے کا انتظار کیا، اسی دوران ملک میں ایوب خان نے اقتدار سنبھال لیا۔ جیل کے اندر محمد سلیمان موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا تھا اور جیل کے باہر اس کی بہن مقیس اپنے بھائی کی زندگی بچانے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہی تھی لیکن وہ بھی دربدر کی ٹھوکریں کھانے کے بعد تھک [illegible]

وہ ایک روز انتہائی مایوسی کے عالم میں [illegible] بھائی کو یاد کر رہی تھی کہ اچانک ایک نیا سال [illegible]

امید کی ایک نئی کرن بن کر ابھری اور اس نے اپنے بھائی کی جان بچانے کی آخری کوشش کے طور پر اس نئے خیال کو عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کر لیا۔

اس نے سوچا کہ نئے سربراہ مملکت ایوب خان سے براہ راست رحم کی اپیل کرنے کے بجائے کیوں نہ بالواسطہ طور پر کوشش کی جائے کیونکہ اس سے قبل سرکاری افسران اور سرکاری دفاتر کے توسط سے صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے سربراہوں کو بھیجی جانے والی اپیلوں کا جو نتیجہ نکلا تھا، وہ اس کے سامنے تھا، چنانچہ وہ اپنے نئے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے سابق صدر ایوب خان کے آبائی گاؤں "ریحانہ" پہنچی جہاں وہ کسی نہ کسی طرح ایوب خان کی ضعیف العمر والدہ سے ملاقات کرنے میں کامیاب ہو گئی، اس ملاقات کے دوران اس نے ایوب خان کی والدہ کو تفصیل کے ساتھ اپنے بھائی کی کہانی سنائی اور انہیں حقائق سے آگاہ کیا۔ ایوب خان کی والدہ کو تفصیل کے ساتھ اپنے بھائی کی کہانی سنائی اور انہیں حقائق سے آگاہ کیا۔ ایوب خان کی والدہ اس کی داستان سن کر بہت متاثر ہوئیں اور انہوں نے بلقیس سے وعدہ کیا کہ وہ اپنے بیٹے ایوب خان سے رحم کی اپیل منظور کرنے کو کہیں گی۔ ان کے اس وعدہ سے وقتی طور پر بلقیس کی ڈھارس بندھ گئی، لیکن بدقسمتی سے ایوب خان اس وقت غیر ملکی دورے پر تھے اور ادھر محمد سلیمان کو پھانسی دینے کی تاریخ مقرر ہونے والی تھی، جیل میں بلقیس کا بھائی جہاں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہا تھا، وہاں جیل سے باہر اس کی بہن کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں تھی، وہ بھی ذہنی انتشار اور اعصابی کرب میں مبتلا تھی، اپنے بھائی کی طرح اس کے لئے بھی دن کا چین اور رات کی نیند حرام ہو چکی تھی، وقت بڑی تیزی سے گزرتا رہا اور آخر کار سلیمان کو پھانسی دینے کی تاریخ اور وقت کا تعین ہو گیا جس کے ساتھ ہی رہی سہی امید بھی ختم ہو گئی۔ بھائی کو پھانسی دینے کی تاریخ مقرر ہونے پر بلقیس تڑپ اٹھی لیکن اس نے ہمت اب بھی نہیں ہاری اور وہ ایک مرتبہ پھر ایوب خان کے آبائی گاؤں "ریحانہ" گئی جہاں اس نے ایوب خان کی والدہ کو ان کا وعدہ یاد دلایا اور کہا کہ خدارا میرے بھائی کی جان بچانے کے لئے کچھ کیجئے کیونکہ پھانسی دینے کی تاریخ آن پہنچی ہے۔

یہ محمد سلیمان کی خوش قسمتی ہی تھی کہ صدر ایوب اسی دن غیر ملکی دورے سے واپس آگئے اور رات گئے ان کی والدہ نے ٹیلیفون پر محمد سلیمان اور اس کی بہن کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے محمد سلیمان کی رحم کی اپیل منظور کرنے کی سفارش کی جسے ایوب خان نے فوراً مان لیا اور اپنے سیکرٹری کو ہدایت کی کہ وہ حیدرآباد جیل میں محمد سلیمان کو دی جانے والی پھانسی کی سزا پر عملدرآمد ہونے دیں اور اس سلسلے میں فوری کارروائی کریں۔ صدر کے اس حکم پر محمد سلیمان کی جان بچ گئی۔

اسے جھمپیر کے ہولناک حادثے کا مجرم قرار دیا گیا تھا جس میں ایک ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے!!

اور سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا۔

سردار محمد سلیمان مقبوضہ کشمیر (سرینگر) کا رہنے والا ہے، اس کا تعلق ایک دینی گھرانے سے ہے، اس کے والد سردار عالم دین خان مقبوضہ کشمیر کی ایک سیاسی شخصیت تھے، اور مقبوضہ کشمیر اسمبلی کے رکن بھی رہ چکے تھے۔ سلیمان اٹھارہ انیس سال کی عمر میں گھر سے بھاگ کر کراچی آگیا تھا اور اس نے یہاں ریلوے میں ملازمت کر لی تھی، سلیمان کے کراچی آنے کے بعد اس کے والد اور خاندان کے دیگر افراد بھی پاکستان آگئے اور یہاں حیدرآباد میں رہنے لگے، جہاں سلیمان کے والد نے وکالت شروع کر دی تھی، سلیمان کو جھمپیر ریلوے اسٹیشن پر حادثہ کے سلسلے میں جس وقت گرفتار کیا گیا، اس وقت وہ ۲۱ سالہ نوجوان تھا اور اب جبکہ اس ماہ کی ۱۰ تاریخ یعنی ۱۰ فروری ۱۹۸۸ء کو جب وہ کوئٹہ جیل سے رہا ہوا ہے تو اس کی عمر ۴۸ سال ہے، اس طرح

۲۱ سالہ نوجوان ۴۸ سالہ بوڑھا ہو کر ۲۷ سال بعد جیل سے رہا ہو گیا

اس نے اپنی عمر کا زیادہ حصہ یعنی ۲۷ سال جیل میں گزارے، وہ کوئٹہ کے علاوہ کراچی، حیدرآباد، بہاولپور، ملتان، ساہیوال، پشاور، ہری پور ہزارہ اور ڈیرہ اسماعیل خان کی جیلوں میں بھی رہ چکا ہے۔ اور ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں اس نے سیالکوٹ کے محاذ پر اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں کھیم کرن کے محاذ پر بھی خدمات انجام دی ہیں۔ کوئٹہ جیل سے رہائی کے بعد کراچی پہنچنے پر محمد سلیمان نے ایک ملاقات کے دوران کہا کہ وہ اپنی بہنوں سے ملاقات کے لئے بے تاب ہے جو حیدرآباد میں رہتی تھیں لیکن آجکل تربت گئی ہوئی ہیں، اس نے بتایا کہ اس کی بہن بلقیس ڈاکٹر بن چکی ہے جبکہ دیگر دو چھوٹی بہنیں پروین اور رضیہ جن کی عمریں ۱۳ اور ۱۵ سال ہیں اسکول میں زیر تعلیم ہیں اور وہ اپنی بہنوں سے ملنے کے لئے فوری طور پر تربت جا رہا ہے۔ محمد سلیمان سے جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا وہ شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ پہلے اپنی تینوں بہنوں کی شادی کرے گا اور بعد میں اپنی شادی کے بارے میں سوچے گا۔

بشکریہ جنگ کراچی ۱۰ فروری ۱۹۸۸ء

بقیہ: امت محمدیہ

(۱۸) امت محمدیہ کے وسوسوں پر گرفت نہیں۔
(۱۹) امت محمدیہ کے تھوڑے عمل پر بہت زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے
(۲۰) امت محمدیہ کے آخری زمانے کے لوگوں کو خاص فضیلت حاصل ہے۔
(۲۱) امت محمدیہ میں اہل حق ہمیشہ آتے رہیں گے۔
(۲۲) امت محمدیہ کے بعض افراد کو دنیا میں جنت کی خوشخبری مل گئی

فقہ کی حقیقت

مولانا قاضی زاہد الحسینی ۔ اٹک

فقہ کا لفظی معنی سمجھ اور ادراک ہے ۔۔۔

یہ کلمہ قرآن عزیز اور حدیث میں وارد ہوا ہے، قرآن عزیز کی سورہ توبہ آیت ۱۲۲ میں تفقہ فی الدین حاصل کرنے کے لئے سفر کرنے کا حکم بھی فرمایا، ارشاد ہے:۔

(ترجمہ از شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ) اور کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں ان کا ایک حصہ تاکہ سمجھ پیدا کریں دین میں اور تاکہ خبر پہنچائیں اپنی قوم کو جبکہ لوٹ کر آئیں ان کی طرف تاکہ وہ بچتے رہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: جس کے لئے اللہ تعالیٰ بہت بہتری چاہتے ہیں اس کو دین میں سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

ایک ارشاد یہ بھی ہے:۔

ترجمہ: دین میں فقہ حاصل کرنے والا مرد بہت بہتر ہے۔

اصطلاح میں فقہ ۔ قوانین اور احکام کے اس ادراک کا نام ہے جس کے ساتھ دلائل ہوں گے۔

اس لئے یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ فقہ کوئی علیحدہ مجموعہ قوانین نہیں بلکہ یہ قرآن کریم اور حدیث سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے استنباط کیا ہوا مجموعہ قوانین ہے۔ اس لئے فقہ پر عمل کرنے والا یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ وہ قرآن و حدیث پر عمل کر رہا ہے، جیسا کہ کوئی آدمی یوں کہہ دے کہ میں نے گندم کی روٹی کھائی ہے جو بظاہر نظر آ رہا ہے، لیکن اگر وہ کہہ دے کہ اس نے آٹا کھایا، گندم کھائی تو یہ بھی اسی حقیقت کو بیان کر رہا ہے۔

چنانچہ بعض علماء اصول فقہ نے صرف کتاب اللہ کو فقہ کا اصل قرار دیا ہے اور بعض نے حدیث کو بھی ساتھ قرار دیا ہے اور جن علماء اصول نے فقہ کا اصل کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت، قیاس قرار دیا ہے، ان کا مقصد بھی وہی ہے، اس لئے کہ:۔

کتاب اللہ (قرآن عزیز) تو ہدایات کا مجموعہ ہے مگر اس کی تشریح کے لئے اس ذات عالی صفات کے ارشادات اور طرز حیات مبارکہ کو دلیل مانا جائے گا، جن پر قرآن کریم کا نزول ہوا، اسی کا نام سنّت اور حدیث ہے جو فقہ کا دوسرا اصل کہلاتا ہے، چونکہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے امتوں سے بہتر امت قرار دیا ہے، اس لئے ان کے اختیار کردہ نظام حیات سبیل المؤمنین کے ساتھ ذکر فرمایا جس کا اصطلاحی نام اجماع امت ہے، جیسا کہ پارہ ۵، سورۃ النساء ۱۱۵ میں ارشاد فرمایا:۔

ترجمہ: اور جس نے مخالفت کی اللہ کے رسول کی اس کے بعد کہ کھل چکی، اس پر ہدایت اور چلا مومنوں کے راستہ کو چھوڑ کر دوسری راہ تو ہم اس کو پھیر دیں گے ادھری جدھر وہ خود پھرا اور داخل کر دیں گے اسے دوزخ میں اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

چونکہ اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری دین ہے، جو ہر زمانہ، ہر وطن اور مسلمانوں کی ہر ضرورت کا راہنما ہے، اس لئے یہ لازمی امر ہے کہ بعض واقعات اور حوادث ایسے پیدا ہو سکتے ہیں، جن کے لئے کتاب اللہ اور حدیث میں کوئی واضح حکم سمجھ میں نہ آئے، اس کے لئے استنباط اور اجتہاد کرتے ہوئے کسی ایسے امر پر قیاس کیا جائیگا جو زمانۂ نبوت میں پایا گیا ہو اسی کا نام قیاس ہے، جسکی خود سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحسین فرمائی جیسا کہ:۔

جب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو ان سے پوچھا کہ تو لوگوں میں کس چیز کی بنا پر فیصلہ کرے گا؟ آپ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کی روشنی میں، پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو کسی واقعہ کا حکم کتاب اللہ میں نہ پائے تو پھر کیا کرے گا؟ آپ نے عرض کیا، سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی روشنی میں، آپ نے فرمایا کہ اگر تو کسی واقعہ کا حکم حدیث میں بھی نہ پائے تو پھر کیا کرے گا؟ آپ نے عرض کیا، رائے اور پورے غور و فکر سے اجتہاد کروں گا، اس جواب پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکریہ، جس نے اپنے رسول کے قاصد کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

ان ہی بنیادوں پر جن ائمہ کرام نے اسلامی فقہ کی تدوین فرمائی، ان میں سے چار ائمہ ممتاز حیثیت رکھتے ہیں اور دنیائے اسلام میں انہی کے مقلد پائے جاتے ہیں یعنی امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم۔

(۲) حضرت ابو حازمؒ فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ رہا میں نے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان کرتے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل سیاست خود ان کے انبیاء کرام کیا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنا دیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور وہ بہت ہوں گے یہ سن کر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان خلفاء کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی رعیت کے متعلق ان سے سوال کرے گا مطلب یہ کہ اگر وہ ظلم کریں گے تو اللہ تعالیٰ خود ان کو سزا دے گا مگر تم ان کی اطاعت میں کمی نہ کرو۔ اس حدیث میں اس امر کا صاف اعلان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہو سکتا جس پر کسی طرح لفظ نبی بولا جائے۔

مراد پیغمبر

سیدنا فاروق اعظمؓ کے شب و روز

علامہ محمد فرید شاکر۔ کلورکوٹ

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے دور خلافت میں تمام دن مظلوموں کی فریاد رسی کرتے اور ملکی و مالی کام بھی سرانجام دیتے رہتے رات کو اکثر گلی کوچوں میں گشت کرتے کہ کسی کا دروازہ غفلت کی وجہ سے کھلا نہ رہ جائے، کسی کا جانور کھل کر گم نہ ہو جائے یا کوئی چوکیدار غافل ہو کر سو نہ جائے جس سے مخلوقِ الٰہی کا نقصان ہو۔ ایک مرتبہ اہل مدینہ نے یہ حال دیکھ کر عرض کی کہ یا امیرالمومنین تمہارے بعد بڑی خرابی واقع ہوگی کہ مخلوقِ الٰہی کی حفاظت کے لئے اتنی کون کوشش کرے گا اور اپنی جان کو پریشان کرے گا۔ لہٰذا یہ کام آپ اپنی رعایا کے آدمیوں سے کیوں نہیں لیتے کہ آپ کو بھی آرام پہنچے اور مخلوقِ خدا کو بھی راحت و آرام نصیب ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تو مجھ سے ہی بازپرس ہوگی، یا کسی اور سے سوال ہوگا۔ الغرض آپ اس قدر مشقت شاقہ اٹھاتے کہ نہ دن کو چین اور نہ رات کو آرام ہوتا بلکہ فرمایا کرتے کہ اگر دن کو آرام کروں تو رعیت بے آرام ہوتی ہے اور اگر رات کو آرام کروں تو نفس امارہ کے مغرور ہونے کا خطرہ ہے۔ خوفِ خدا کی وجہ سے آپ کے دونوں رخساروں پر رونے کی وجہ سے دو نشان پڑ گئے تھے۔ جب رات ہوتی تو اپنی پشت مبارک پر درّے مارا کرتے یعنی اپنی گوشمالی کرتے اور فرماتے کہ آج تو کہاں کہاں گیا اور کیا کیا کام کیا ہے، ایک مرتبہ اپنے عہد حکومت میں جلدی سے کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں سہواً ایک شخص کے پاؤں پہ آپ کا پاؤں پڑ گیا چونکہ وہ شخص پہچانتا نہ تھا بے ساختہ اس نے کہہ دیا کہ کیا تو اندھا ہے میرے پیر پر چڑھ گیا ہے آپ شرمندہ ہو گئے، معذرت کرنے لگے کہ بھائی اندھا تو نہیں ہوں، میں خطاوار ہوں میری خطا کو معاف کردو چنانچہ اس سے خطا معاف کرا کر آگے بڑھے۔ ایک روز جمعہ کی نماز کو ذرا دیر ہوگئی۔ تو سب مسلمانوں کی خدمت میں عذر کرنے لگے کہ مجھ کو معاف کردو دیر اس وجہ سے ہو گئی کہ کہ اپنے کپڑے دھو رہا تھا۔ آپؓ فرمایا کرتے کہ مجھے وہ آدمی پسند ہے جو میرے عیب میرے سامنے بیان کرے اور مجھ کو آگاہی ہو۔ ایک دفعہ ایک بدوی آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے عمرؓ، اگر لطف ہے تو جنت کا لطف ہے آپ میری لڑکیوں اور ان کی ماں کو کپڑے دلواؤ۔ خدا کی قسم تجھ کو یہ ضرور کرنا ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں تمہارا کہنا نہیں مانوں گا تو کیا کرو گے۔ بدو نے کہا تم سے میری بابت قیامت کے دن سوال ہوگا اور تو ہکا بکا رہ جائے گا۔ پھر تجھے دوزخ کی طرف یا جنت کی طرف جانا ہوگا۔ حضرت عمرؓ بدوی شخص کی یہ بات سن کر اس قدر روئے کہ داڑھی مبارک تر ہو گئی اور غلام سے کہا کہ اس کو میرا کرتہ دے دو اس وقت اس کے سوا میرے پاس کچھ نہیں ہے، سعید بن یربوع ایک نابینا صحابی تھے حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ آپ جمعہ میں کیوں نہیں آتے؟ انہوں نے کہا میرے پاس ایسا آدمی نہیں ہے جو مجھ کو راستہ بتائے آپ نے فوراً ایک آدمی مقرر کر دیا جو ہمیشہ اُس کے ساتھ رہتا تھا۔ ایک دفعہ آپ لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ بائیں ہاتھ سے کھا رہا ہے۔ پاس جا کر بولے کہ بھائی داہنے ہاتھ سے کھاؤ اس نے کہا کہ جنگ موتہ میں میرا داہنا ہاتھ کٹ چکا ہے۔ اس لئے مجبور و معذور ہوں حضرت عمرؓ پر رقت طاری ہو گئی برابر بیٹھ کر پوچھنے لگے۔ افسوس تم کو وضو کون کراتا ہوگا سر کون دھلاتا ہوگا کپڑے کون پہناتا ہوگا۔ پھر آپ نے اس کے لئے ایک خادم مقرر کر دیا اور تمام ضروریات کی چیزیں مہیا کر دیں۔ ملک شام سے واپس دارالخلافت میں تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں ایک خیمہ دیکھا سواری سے اتر کر خیمہ کے قریب گئے ایک بڑھیا عورت نظر آئی اس سے پوچھا عمر فاروق کے متعلق بتا کہ وہ کیسا آدمی ہے اس نے کہا اس وقت ملک شام سے روانہ ہو چکا ہے لیکن خدا اس کو غارت کرے کہ آج تک مجھ کو اس کے ہاں سے کچھ نہیں ملا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اماں جان اتنی دور کا حال وہ کیسے معلوم کر سکتا ہے۔ وہ بولی اس کو رعایا کا حال معلوم نہیں تو خلافت کس لئے کرتا ہے۔ یہ بات سن کر بے اختیار رو پڑے اور معذرت کرنے لگے۔ ایک قافلہ مدینہ منورہ میں آیا اور شہر کے باہر اترا اس کی خبرگیری اور حفاظت کے لئے خود تشریف لے گئے پہرہ دیتے پھرتے تھے کہ ایک طرف سے رونے کی آواز آئی ادھر ادھر سے گزرے لیکن بچہ ابھی تک رو رہا تھا جوش میں آکر فرمایا کہ تو بڑی بے رحم ماں ہے اپنے بچے کو نہیں بہلاتی۔ اس نے کہا تجھ کو اصل حقیقت کا علم نہیں ہے خواہ مخواہ مجھے کیوں دق کرتا ہے۔ بات یہ ہے کہ خلیفہ وقت عمر فاروق نے حکم دے رکھا ہے بچے جب تک دودھ نہ چھوڑیں بیت المال سے ان کا وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے اس غرض سے اس کا دودھ چھڑا رہی ہوں بچہ اسی وجہ سے رو رہا ہے۔ حضرت عمرؓ پر رقت طاری ہو گئی اور کہا افسوس اے عمرؓ! تو نے کتنے بچوں کا خون کیا ہوگا اور اسی دن سے منادی کرا دی کہ بچے جس دن سے پیدا ہوں اسی تاریخ سے ان کے وظیفے مقرر کئے جاویں، اکثر مجاہدین کے گھروں پر جاتے اور عورتوں سے کہتے بازار سے جو کچھ منگوانا ہو تو بتا دیں خود لا کر دوں گا، مقام جنگ سے اگر قاصد مجاہدین کے خطوط لاتا تو خود

باقی صفحہ ۳۰ پر

عوام کی ضعف اعتقادی

اگر ایک شخص بازار میں گدھے کو چھوا ہے پر کھڑا ہو جائے اور کہے کہ یہ گھوڑا ہے، لوگ پہلے تو اس کا مذاق اڑائیں گے اور اس کو بے وقوف بتائیں گے مگر وہ کہتا جائے اور اپنے دعوے پر ثابت قدم رہے تو کچھ لوگ کہنے لگیں گے کہ ہاں گھوڑا ہی ہے اور معلوم بھی گھوڑا ہی ہوتا ہے اور بالآخر وہ گھوڑا بن جائے گا۔

مولانا سید سلیمان ندوی رح

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

نماز اور وضو کے مسائل

مرسلہ: قاری منیر احمد خان غلام محمد آباد فیصل آباد

شرائط نماز کا بیان:۔ نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزیں ضروری ہیں ان کو شرائط نماز کہتے ہیں وہ سات چیزیں یہ ہیں (۱) بدن کا پاک ہونا (۲) نماز کا وقت ہونا (۳) نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر کو چھپانا (مرد کو ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورت کو منہ ہاتھ پاؤں کے علاوہ سارا بدن اور سر کے بال ڈھانپنا بھی شرط ہے (۵) کپڑوں کا پاک ہونا (۶) قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا (۷) نیت کرنا (شامی ص ۲۴۲ ج ۱) آپ نے نماز کی شرطوں میں پہلی شرط بدن کا پاک ہونا پڑھا۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ جسم پر کوئی نجس اور ناپاک چیز نہ لگی ہوئی لیکن شرعی حکم سے جسم ناپاک ہے، مثال کے طور پر ایک شخص جنابت کی حالت میں ہے تو جب تک وہ باقاعدہ غسل نہ کرے اس وقت تک اس کا جسم ناپاک رہے گا ایسی حالت میں وہ نہ نماز پڑھ سکتا ہے نہ قرآن مجید کو چھو سکتا ہے اور نہ قرآن پاک کی تلاوت کر سکتا ہے، نہ مسجد میں داخل ہو سکتا ہے، البتہ بوقت ضرورت تیمم کر کے مسجد میں داخل ہو سکتا ہے

وضو کا بیان جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے یعنی جیسے تالا بغیر کنجی کے نہیں کھل سکتا ایسے ہی بلا وضو نماز بھی نہیں ہوتی وضو میں چار فرض ہیں (۱) ایک مرتبہ منہ دھونا (پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک (۲) ایک مرتبہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا (۳) ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں (۱) وضو کے لئے نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا اور ہر بار نیا پانی لینا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۰) تمام سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے مسح کرنا (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے دوسرا عضو دھوئے وضو میں یہ باتیں مستحب ہیں (۱) داہنی طرف سے وضو شروع کرنا (۲) گردن کا مسح کرنا (۳) وضو کا کام خود کرنا (۴) پاک اور اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا (۵) قبلہ رخ بیٹھ کر وضو کرنا (۶) اعضائے وضو کا ملنا۔

وضو میں چار باتیں مکروہ ہیں (۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا (۴) سنت کے خلاف وضو کرنا۔

وضو کو توڑنے والی باتیں ان باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۱) پیشاب پاخانہ کرنا یا ان دونوں رستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی حصے سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا (۴) منہ بھر کے قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا (۷) جنون یعنی دیوانہ یا پاگل ہو جانا (۸) نماز میں قہقہہ مار کر کھلکھلا کر ہنسنا۔

وضو کرنے کا مسنون طریقہ وضو کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو پہلے دل میں یہ نیت کرے کہ میں نماز کے لئے وضو کرتا ہوں پھر بسم اللہ پڑھ کر پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کرے اور مسواک کرے پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر تین مرتبہ سارا منہ (پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک) دھوئے ڈاڑھی کا خلال کرے پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے پھر نیا پانی لے کر سر کا مسح کرے سر کا مسح اس طرح کرے کہ دونوں ہاتھ تر کر کے اور پیشانی بالوں پر رکھ کر گدی تک کھینچتا ہوا لے جائے پھر گدی کی طرف سے پیشانی کی طرف واپس لے آئے پھر کانوں کا مسح کرے پھر گردن کا مسح کرے پھر تین مرتبہ دایاں پاؤں ٹخنوں تک اور اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا بھی سنت ہے اعضائے وضو تین تین بار دھونا سنت ہے اگر کوئی دو دو یا ایک ایک بار دھوئے گا تو وضو ہو جائے گا مگر تین بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے کیونکہ یہ اسراف ہے۔

چند وجوہات کفر مرزا

مرتبہ حافظ عبد الرحمٰن ــــ واٹر فال

(۱) قرآن کے مساوی مرتبہ کی وحی کا دعویٰ کیا
(۲) نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا
(۳) انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی
(۴) تمام امت حاضرہ کی تکفیر کی
(۵) بہت سی ضروریات دین کو رد کیا۔
(۶) شریعت لانے کا دعویٰ کیا
(۷) انبیاء علیہم السلام کے خصائص کا ادعا کیا
(۸) انبیاء کرام علیہم السلام کی نقالی کی
(۹) دین کے متواترات میں تحریف کی
(۱۰) شریعت کے بعض متواتر عقائد و مسائل کا مذاق اڑایا
(۱۱) مہر نبوت استعمال کرنا خیانت ہے (مہر طورا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں صاحب مہر حق تعالیٰ شانہ ہیں۔ یہ تمام امور باجماع امت مکفر وا لحاد ونزندقہ کے وجوہ ہیں (خاتم النبیین حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ)

قادیانی تخریب کاری

ملکی اخبارات کے آئینے میں

قادیانی بڑے دھڑلے سے دعویٰ کرتے ہیں وہ ملک کے وفادار ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے پرامن شہری ہیں اور یہ کہ کسی تخریبی سرگرمیوں میں ملوث نہیں۔ ان کا دعویٰ یہ لغو اور جھوٹ ہے وہ ملک کو توڑنا چاہتے ہیں اور تخریب کاری میں سرگرم عمل ہیں ان کے مفرور سربراہ مرزا طاہر دھمکی دے چکے ہیں کہ یہاں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ تخریب کار ہیں اور ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں ہم قارئین کو ملکی اخبارات اخبارات و سرکاری رپورٹ کے آئینے میں جو گذشتہ چند برسوں پر محیط ہے درج ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قادیانی کس قماش کے ہیں۔

(ادارہ)

قائد یونیورسٹی کے دو لیکچرار تخریب کاری کے الزام میں گرفتار

راولپنڈی ۵ نومبر نمائندہ جنگ، ملک میں تخریب کاری اور ببرک کارمل کی حمایت میں لٹریچر تقسیم کرنے والے ایک گروہ کا سراغ لگا کر اس کے دو ممبران ارکان کو گرفتار کر لیا گیا ہے کہ ان میں سے ایک ملزم کو رنگے ہاتھوں اسلام آباد سے رات کے ۱/۲ ۱۲ بجے حراست میں لیا گیا جبکہ اس کی نشاندہی پر اس کے دوسرے ساتھی کو گرفتار کر کے اس کے قبضہ سے لٹریچر برآمد کر لیا گیا علاوہ ازیں متعدد افراد کو شامل تفتیش کیا گیا عنقریب سنسنی خیز انکشافات کی توقع ہے گرفتار شدہ دونوں افراد قائد اعظم یونیورسٹی کے لیکچرار بتاتے گئے ہیں تخریب کاری کی روک تھام کے لئے اس کامیاب کاروائی کی اطلاع جب صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کو ملی تو انہوں نے متعلقہ حکام کو طلب کیا ملزم گرفتار کرنے والے سرکاری ملازمین اور دوسرے افراد کو چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سیکرٹریٹ بلایا۔ صدر مملکت نے ملزم پر قابو پائے جانے کی تفصیلات ان متعلقہ افراد سے سنیں ان تعینوں افراد سے مصافحہ کیا ان کو شاباش دی ملک دشمن لٹریچر تقسیم کرنے والے عناصر کے خلاف ان کی کامیاب کاروائی کو سراہا اور تینوں کو نقد انعامات دیئے ان میں آب پارہ تھانے کا ایک پولیس کانسٹیبل امیر شاہ تھا جسے صدر مملکت نے ہیڈ کانسٹیبل بنانے کا حکم دیا چنانچہ انسپکٹر جنرل پولیس اسلام آباد ملک نواز نے امیر شاہ کو فی الفور ہیڈ کانسٹیبل بنا دیا جبکہ ملزم کی گرفتاری کے لئے امیر شاہ کانسٹیبل کی مدد کرنے والے دو چوکیداروں علی محمد سکنہ گجر خاں اور محمد خطیب گل خاں سکنہ موضع شیخ بابا قبائلی علاقہ نزد پشاور کو نقد انعامات دیئے گئے صدر مملکت نے ان دو سول افراد کے ملی جذبہ کو سراہا اس موقع پر وفاقی وزیر داخلہ محمود ہارون انسپکٹر جنرل پولیس ملک نواز اور دوسرے حکام موجود تھے پولیس کے مطابق دونوں ملزمان قائد اعظم یونیورسٹی کے لیکچرار ہیں پہلے جو ملزم پولیس کانسٹیبل اور چوکیداروں نے پکڑا ہے اس کا نام جمیل ہے، جو غیر شادی شدہ ہے اس کی عمر ۲۹ سال ہے وہ ۱۹۷۵ء میں قائد اعظم یونیورسٹی آیا اور اس نے کمپیوٹر سائنس میں ڈپلومہ کورس کیا اور ۱۹۷۶ء میں اسے اسی یونیورسٹی میں بطور لیکچرار ملازمت دی گئی، لیکچرار جمیل احمدیوں کے پیشوا مرزا غلام احمد کے خلیفہ حکیم نورالدین کا پوتا ہے اس کی نشاندہی پر اس کا جو ساتھی پکڑا گیا ہے اس کا نام سلیم ہے جو کیمسٹری کا لیکچرار ہے اس کے کمرے سے کمیونسٹ لٹریچر نکلا ہے وہ ایف ۲/۶ سیکٹر کے مکان نمبر ۲۱ گلی نمبر ۳۵ کا رہنے والا ہے قبل ازیں وہ حسن آباد تھانہ غازی میں رہتا تھا۔ صدر مملکت کی طرف سے شاباش اور نقد انعامات پانے والے تینوں افراد سے جب باری باری تفصیلات معلوم کی گئیں تو آب پارہ تھانہ کے سابق کانسٹیبل موجودہ ہیڈ کانسٹیبل امیر شاہ جو باریش تھے اور تہجد گزار ہیں نے بتایا کہ میں سفید کپڑوں میں رات کے وقت ڈیوٹی پر تھا۔

۲ اور ۳ نومبر کی درمیانی شب رات ساڑھے بارہ بجے وہ گول مارکیٹ کے پاس درختوں کے سائے میں کھڑا تھا میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان سوزکی موٹر سائیکل پر آیا مجھے اس کے مارکیٹ کی طرف آنے پر شک گذرا کیونکہ آگے راستہ بند تھا اس نوجوان نے موٹر سائیکل کھڑی کی ادھر ادھر دیکھا پھر ایک بیگ میں سے تخریبی لٹریچر نکال کر اولڈ بک شاپ کے دروازے میں ڈالنے کی کوشش کی جو کچھ اندر اور کچھ باہر رہ گئے یہ دیکھتے ہی میں موٹر سائیکل کی طرف بڑھا تو نوجوان موٹر سائیکل کے پاس آیا اور اسے اسٹارٹ کر کے جانے کی کوشش کرنے لگا اسی دوران میں میں نے پوچھا کہ وہ کون ہے اس نوجوان نے مجھے دھکا دے کر گرانے کی کوشش کی مگر میں نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے شور مچا دیا جس پر دو چوکیدار خطیب گل اور علی محمد آ گئے تینوں نے اسے قابو کر لیا اور تھانہ آب پارہ میں ایس ایچ او محمد نواز کے پاس لے گئے چوکیدار علی محمد نے بتایا کہ وہ طارق چیمبرز کے اندر چوکیداری کرتا ہے اور سابق فوجی ہے چوکیداری کرتے ہوئے اسے چھ سال ہو گئے اس نے رات کو شور سنا اور کانسٹیبل کی مدد کی گول مارکیٹ کے دوسرے چوکیدار محمد خطیب گل نے بتایا کہ وہ دو ماہ قبل یہاں چوکیدار کی حیثیت میں آیا تھا۔ اس نے شور سنا امیر شاہ کی آواز سن کر میں ڈنڈا لے کر آیا ملزم کو پکڑنے میں مدد دی ملزم کے ہاتھ میں چار لفافے تھے یہ چوکیدار تقریباً ان پڑھ ہے اس نے کہا کہ بیگ میں دو لفافے تھے جب اس سے پوچھا گیا کہ دو تین ماہ قبل بھی یہاں تخریبی لٹریچر شیشہ توڑ کر پھینکا گیا تھا کیا آپ نے پہلے ایسے افراد دیکھے تھے تو

اس نے بتایا کہ میں اس وقت چونکہ ڈرائیور نہیں تھا ہماری موجودگی میں ایسا ہوا نہیں
آیا آبپارہ تھانے کے انچارج نے بتایا کہ جب یہ لوگ ملزم کو پکڑ کر لائے تو اس کے
پاس ۲۴ اشتہار برآمد ہوئے ۴۴ اشتہاروں پر ۲۰ اکتوبر تاریخ اجراء
اور ۴۲ پر ۲۱ ستمبر تاریخ اجراء درج تھی ان میں سے ۴ اشتہار
جمہوریہ پاکستان کے نام سے شائع شدہ ہیں اور باقی پر شائع کرنے
والی تنظیم کا نام نہیں ہے ان اشتہاروں میں حکومت کے خلاف
مواد ہے اس کے علاوہ روس کے موقف کے قریب تر زیادہ
مواد ہے ایس ایچ او نے بتایا کہ کچھ عرصے سے شکایت مل رہی تھی
کہ دیواروں پر ملک دشمن نعرے لکھے جا رہے ہیں اور قابل اعتراض
مواد تقسیم ہو رہا ہے۔ چنانچہ ہیڈ کانسٹیبل محبوب حسین کی نگرانی میں

صدر مملکت کی طرف سے ملزمان کو گرفتار کرنیوالوں کے لئے انعامات

خصوصی دستہ بنایا جس میں امیر شاہ کے علاوہ ہدایت اللہ شبیر
اور ذوالفقار کانسٹیبل ہیں اسی دستے کے رکن نے لوگ پکڑے ہیں
یہ اشتہار سائیکلو اسٹائل مشین کے تھے۔ ۲۵ اکتوبر کا اشتہار ۴ صفحات
اور ۲۱ ستمبر کا اشتہار ۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ملزم جمیل کے کہنے پر
پروفیسر سلیم پکڑا گیا ہے۔ جس کے پاس کمیونسٹ لٹریچر اور اشتہارات
ملے ہیں پولیس نے مارشل لا کے آرڈر ۱۲/۲۲ کے تحت مقدمہ درج
کر کے تفتیش شروع کر دی ہے اور ملزمان کے دوسرے ساتھیوں
کی تلاش جاری ہے۔ انعام پانے والے تینوں افراد نے صدر مملکت
کا شکریہ ادا کیا ہے انہوں نے کہا کہ پوری پاکستانی قوم وطن دشمن
افراد کے ہتھکنڈے ناکام بنانے میں ایسے ہی جذبے سے کام
کریں گے۔

(جنگ کراچی ۹ نومبر ۱۹۸۱ء)

ملک بھر میں تخریب کاروں کی تلاش جاری ہے

اسلام آباد ۷ نومبر۔ تخریبی لٹریچر رکھنے والے ملزموں سے
تفتیش کا سلسلہ کافی آگے بڑھا ہے اور ان ملزموں نے دوران تفتیش
کئی اہم انکشافات کئے ہیں جنہیں پولیس فی الحال صیغہ راز میں
رکھے ہوئے ہے ملکی سلامتی کے منافی لٹریچر پولیس کے ذرائع نے
بتایا ہے کہ قانون کے نفاذ کے ذمہ دار ادارے پورے ملک
میں حرکت میں آ گئے ہیں اور وہ تخریب کار گروہ کا کھوج لگانے
میں ہمہ تن مصروف ہیں پولیس نے جس نوجوان جوڑے کو شالیمار
۸ کے فیشن ایبل علاقے سے گرفتار کیا تھا اور جو مبینہ طور پر شراب
کے نشے میں دھت تھے۔ ان کے نام مس ثروت حسین اور عزیز کمال
بتائے گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ تخریب کار گروہ کی گرفتاری کے بعد پولیس نے نذیر
کمال کو گرفتار کرنے کیلئے شالیمار ۸ میں اس کے مکان پر چھاپہ مارا تھا مگر وہ اس وقت
گھر پر موجود نہ تھا جبکہ اس کا بھائی عزیز کمال مبینہ طور پر خوبرو
ثروت حسین کے ساتھ بیٹھا شراب پی رہا تھا بتایا گیا ہے کہ مس ثروت
حسین اسلام آباد میں ہی ایک غیر ملکی سفارتخانہ میں ملازم ہے عزیز کمال
اور نذیر کمال کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک سابق سفیر
کے بیٹے ہیں جنہیں سابقہ دور حکومت میں بیرونی ایجنسیوں اور دیگر
مراعات سے نوازا گیا تھا ان کا تعلق بھی ایک اقلیتی فرقے سے بتایا
جاتا ہے۔

(جنگ کراچی ۸ نومبر ۱۹۸۱ء)

قائداعظم یونیورسٹی ۳ اساتذہ کو ملک دشمنی پر سزائیں

راولپنڈی، اسلام آباد کے مشہور پمفلٹ کیس کا فیصلہ
سناتے ہوئے قائداعظم یونیورسٹی کے تین اساتذہ کو مجموعی طور پر
۱۲ سال قید سخت اور ۸۵ ہزار روپے جرمانہ کی سزا کا حکم دیا گیا
ہے۔ یہ فیصلہ ایک فوجی عدالت نے سنایا جس کے مطابق جمیل عمر کو
۷ سال قید با مشقت اور ۵ ہزار روپیہ جرمانہ اور عدم ادائیگی کی
صورت میں مزید ۲۲ سال قید سخت ..... (یہ جمیل نامی مرزا غلام
احمد قادیانی کے پہلے خلیفہ حکیم نور الدین کا پوتا ہے۔ ناقل)

(بحوالہ روزنامہ نوائے وقت ۸ نومبر ۱۹۸۳ء)

اسلام آباد میں مزید تخریب کار گرفتار

جدہ ۹ نومبر، ریڈیو جدہ نے اسلام آباد کے باخبر ذریعوں
کے حوالے سے بتایا ہے کہ پاکستان کی پولیس نے متعدد تخریب کاروں
کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ گرفتاریاں کل اسلام آباد میں دو تخریب کاروں
کی گرفتاری کے بعد عمل میں آئیں جو ملک دشمن پمفلٹ تقسیم کر رہے
تھے ان دونوں افراد سے پوچھ گچھ کے بعد متعدد افراد کو گرفتار کیا
گیا جن میں کچھ نوجوان عورتیں بھی شامل ہیں کل جن تخریب کاروں کو
حراست میں لیا گیا تھا ان کا تعلق قادیانیوں سے بتایا گیا ہے۔

اسلام آباد ۶ اپریل، وہ جون کی ایک گرم رات تھی جب
دو افراد ٹہلتے ہوئے اسلام آباد کے سیکٹر ۶/۲ میں واقع فارتیہ مارکیٹ
کی طرف جا رہے تھے ان میں سے ایک پاکستانی اور دوسرا مشرقی یورپ
کے کسی ملک کا باشندہ تھا وہ شاپنگ کیلئے نکلے تھے لیکن یہ شاپنگ مارکیٹ میں
نہیں ہونی تھی مشرقی یورپ کا یہ باشندہ معاہدہ وارسا میں شامل
ایک ملک کا سفارتکار تھا جو پاکستان کے سرکاری راز خرید رہا
تھا دوسرا شخص جو پاکستان کا باشندہ اور محکمہ خارجہ کا ایک افسر
تھا نقد رقم اور عیش و آرام اور وہسکی (شراب) کے عوض یہ راز
فروخت کر رہا تھا اگرچہ یہ کسی تحیر خیز جاسوسی ناول کا کوئی حصہ
معلوم ہوتا ہے لیکن یہ سب کچھ اسی طرح جون ۱۹۷۰ء میں اسلام آباد
میں ہوا اور یہ سابق لیفٹیننٹ کمانڈر ۴۵ سالہ ضمیر احمد وڑائچ کا
کمیونسٹ ملک کے اس سفارتکار سے پہلا رابطہ تھا اس کے بعد
۷ سے ۳۰ دن کے وقفوں سے ان کے درمیان ۱۵ ملاقاتیں ہوئیں
جن کے دوران ضمیر وڑائچ مشرقی یورپ کے اس ملک کو پاکستان
کی خفیہ اطلاعات، اہم دستاویزات کی نقلیں دفتر خارجہ کی رپورٹیں
اور دوسرے اہم خفیہ کاغذات برابر پہنچاتا رہا جب مارچ ۱۹۸۱ء
میں ضمیر وڑائچ کو گرفتار کیا گیا تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کرتے
ہوئے حکام کو جاسوسی کے منظم جال سے آگاہ کر دیا اس نے اس
بات کا بھی اعتراف کیا کہ جاسوسی کے لئے اس کی خدمات اسلام آباد
میں مشرقی یورپ کے ملک کے ایک سفارتخانہ نے حاصل کی

منیر وڑائچ نے گرفتاری پر کمیونسٹ ملک کی جاسوسی کا جال بے نقاب کر دیا

ہوئی تھیں اس نے اپنی بے حد جنگلی عیاشی اور شراب نوشی کی لت کے سبب ملک دشمن سرگرمیوں اور جاسوسی کے گھناؤنے پیشے کو اختیار کیا، جب پی آئی اے کا بوئنگ طیارہ اغوا کرنے والے فضائی قزاقوں نے منیر وڑائچ کی رہائی کا مطالبہ کیا تو اس وقت وہ ۱۴ سال قید کی سزا بھگت رہا تھا لیکن وہ رہا ہو کر دمشق (شام) جانے کو تیار نہیں تھا اس کے اس پس و پیش سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے اس نے جیل سے باہر آنے میں جو تامل ظاہر کیا اس کی وجہ کیا یہ خوف تو نہیں تھا کہ اس نے پاکستانی حکام کے سامنے جاسوسی کے جال کا جو راز فاش کیا ہے اسے ملک سے باہر اس کی سزا اور نتائج بھگتنے پڑیں گے. پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ وہ کوئی سیاسی کارکن نہیں تھا بلکہ ذاتی مفادات کے لئے مملکت کے راز فروخت کیا کرتا تھا پھر آخر سیاسی مقاصد کے لئے طیارہ اغوا کرنے والے قزاقوں نے از خود اس کی رہائی کا مطالبہ کیوں کیا منیر وڑائچ میں دلچسپی رکھنے والی کسی غیر ملکی طاقت نے ان سے اس کی رہائی کا مطالبہ کرنے کو کہا کیونکہ منیر وڑائچ نے پاکستان میں اس طاقت کے جاسوسی کے جال کا راز افشا کر دیا تھا اور شاید وہ اسے اس جرم کی سزا دینا چاہتی تھی برطانیہ کے اخبار ڈیلی ٹیلی گراف کو اس کی رہائی میں روس کا ہاتھ نظر آتا ہے شاید منیر وڑائچ اس حقیقت سے باخبر تھا اس نے دمشق جانے کے بجائے پاکستان کی جیل میں زندہ رہنے کو بہتر سمجھا تھا منیر احمد وڑائچ جو ۷ اپریل ۱۹۲۹ء کو قادیان میں پیدا ہوا تھا اگر آج زندہ ہے تو کسی غیر ملکی سرزمین پر خوف و دہشت کے سایوں میں اپنی سالگرہ منائے گا.

منیر وڑائچ نے کانونٹ آف جیسس اینڈ میری لاہور سینٹ انتھونی ہائی اسکول (لاہور) اور سینٹ پیٹرکس ہائی اسکول (کراچی) میں تعلیم حاصل کی وہ ۱۹۶۳ء میں پاک بحریہ میں بطور کیڈٹ بھرتی ہوا اسے ۱۹۶۷ء میں کمیشن ملا. ۱۹۶۸ء میں اس کی شادی ہوئی. بحریہ میں ملازمت کے دوران ہی اس کے کردار کی خامیاں واضح ہونے لگیں ۱۹۷۴ء میں وہ براہ راست بھرتی کے ذریعہ محکمہ خارجہ سے منسلک ہوا. ۱۹۷۸ء میں اسے محکمہ خارجہ سے فارغ کر دیا گیا. جس کے بعد اسے خلیج کی ایک ریاست میں ۱۸ ہزار روپے ماہانہ کی نوکری مل گئی ۱۹۷۹ء میں وہ چھٹی پر وطن آیا جس کے بعد اسے واپس جانے دیا گیا اس تمام عرصے کے دوران وہ انٹیلی جنس کی نگاہوں میں رہا. بالآخر اسے جب گرفتار کیا گیا تو اس نے سب کچھ قبول دیا اور کمیونسٹ ملک کی جاسوسی کے جال پر سے پورا پردہ اٹھا دیا اسے ۱۴ سال کی سزا دی گئی جب فضائی قزاقوں نے اس کی رہائی کا مطالبہ کیا اس وقت اسے جیل میں بمشکل ایک ہفتہ ہوا تھا.

(جنگ کراچی ۷ اپریل ۱۹۸۱ء)

۱۹۵۱ء میں قادیانیوں کی ملک کے خلاف سازش

مارچ ۱۹۵۱ء میں ایک سازش کا انکشاف ہوا جس میں بڑے بڑے فوجی افسر شریک تھے اور جس کا مقصد یہ تھا کہ حکومت پاکستان کا تختہ الٹ دیا جائے اس مقدمہ کے ملزموں میں جسے بعد میں مقدمہ سازش راولپنڈی کے نام سے موسوم کیا گیا ایک میجر جنرل نذیر احمد بھی تھے جو احمدی ہیں.

(خلاصہ تحقیقاتی عدالتی رپورٹ صفحہ ۲۰)

پاکستان میں علماء کے اغوا کا قادیانی منصوبہ

اسلام آباد سے ۳ زبانوں میں شائع ہونے والے ہفت روزہ ورلڈ اسلامک ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ ملک میں علماء کے اغوا کا ایک منصوبہ بنایا گیا ہے. جریدے کے مدیر اعلیٰ غلام نبی ملک کے نام سے ایک مضمون جریدے کے اردو ایڈیشن میں شائع ہوا ہے. جس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کے اغوا کی تفصیل بیان کرنے کے بعد مضمون میں کہا گیا ہے کہ دیگر علماء کو بھی اغوا کیا جائے گا اور یہ علماء بھی اس طبقہ سے متعلق ہوں گے جو قادیانیوں کا دشمن اول ہے مضمون میں کہا گیا ہے کہ اغوا کرنے والے وہی ہوں گے جنہوں نے تخریب کاری کے نام پر سیاسی قتل کئے اور ہر دور میں تشدد و فساد کیا. مضمون میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ علماء کو اغوا کر کے ملک میں انارکی اور انتشار پھیلانا چاہتے ہیں.

(روزنامہ جسارت ۲۲ نومبر ۱۹۸۳ء)

تخریب کاری کی تربیت دینے والا قادیانی

سرحد میں قلندر مومن کا نام بھی نے سنا ہے یہ صاحب پہلے کسی اخبار میں کام کرتے رہے پھر ایک اہم درس گاہ میں چلے گئے اپنی تحریروں سے نوجوانوں کا خون گرماتے رہے اور ایک دن کابل جا پہنچے، سنا ہے آج کل وہ تخریب کاروں کے جتھے تیار کرتے ہیں اور پاکستان بھیج رہے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کا تعلق احمدی جماعت سے ہے.

(ماہنامہ اردو ڈائجسٹ لاہور اکتوبر ۱۹۸۳ء صفحہ ۱۹)

ایک بڑی طاقت نے اسے اس کی سزا نہ دینے کے لئے فضائی قذاقوں کے ذریعے اس کی رہائی کا مطالبہ کر دیا شاید اسی وجہ سے وہ شام نہیں جانا چاہتا تھا !!

قادیانیت کا احتساب

قادیانی سوالات کے جوابات

تحریر: محقق العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم

س:۔ سورۃ الجمعہ میں ھوالذی بعث فی الامیین رسولا۔ آیت سے اگلی آیت واخرین منھم لما یلحقوا بھم میں کیا مراد ہے۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ مراد ہے یا کسی اور ہستی کی بعثت مراد ہے۔ مجھے اس کے متعلق دل میں بڑی الجھن سی ہے۔ اس کو حل فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرامؓ نے بھی پوچھا تھا کہ آخرین کون ہیں۔

سائل خاکسار محمد شفیع نجیب آبادی

ج:۔ آیت کریمہ میں نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ مراد ہے نہ کسی اور ہستی کی بلکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تعمیم مراد ہے۔ آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ آپؐ صرف عرب کے امیوں کے لئے مبعوث نہیں ہوئے بلکہ آپؐ کی بعثت کا دائرہ عمر کے ان تمام لوگوں کے لئے بھی محیط ہے جو ابھی تک نہیں آئے۔ بلکہ قیامت تک ان کی آمد کا سلسلہ جاری رہے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تھا کہ آخرین کون ہیں۔ آپؐ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ان لوگوں میں سے کچھ لوگ ہوں گے کہ اگر دین بالفرض ثریا پر بھی پہنچ گیا ہو تو وہ اسے وہاں سے بھی لے آئیں گے۔ (صحیح بخاری)

اس حدیث پاک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل فارس کو خصوصیت سے "آخرین" کا جو مصداق قرار دیا ہے اس سے یہ مقصد نہیں کہ اہل فارس کے سوا دوسرا کوئی "آخرین" کا مصداق نہیں ورنہ اس سے لازم آئے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا تو صرف امیوں کے رسول ہیں یا اہل فارس کے بلکہ اس تخصیص میں وہی نکتہ ملحوظ ہے جو امیوں کو قرآن مجید میں الگ ذکر کرنے میں ملحوظ ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

امیانِ عرب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاواسطہ مخاطب تھے۔ اور آپؐ کے اور آنے والی امت کے درمیان واسطے کی حیثیت ان کو حاصل ہوئی۔ ٹھیک اسی طرح صحابہ کرامؓ اور بعد میں آنے والی امت کے درمیان اہل فارس کو واسطہ بنایا گیا۔ تابعین اور تبع تابعین کے دور میں اہل فارس نے دینی علوم کی تحصیل اور نشرواشاعت میں جو جانفشانیاں کیں انہوں نے اہل فارس کو آنے والی پوری امت کا امام بنادیا۔ حدیث کے سب سے بڑے امام، امام بخاریؒ، فقہ کے سب سے بڑے امام، امام ابوحنیفہؒ۔ تفسیر کے سب سے بڑے امام ابن جریرؒ۔ حد یہ ہے کہ عربیت کے سب سے بڑے امام سیبویہؒ۔ ان سب کا تعلق فارس سے ہے۔ اور آج تک امت جس طرح عرب کے امیوں (حضرات صحابہ کرامؓ) کی زیر بار احسان ہے۔ کہ جو کچھ اسے ملا انہیں اکابر کے واسطے سے ملا۔ اسی طرح بعد کی امت اہل فارس کی ممنون منت ہے کہ آج تک انہی ائمہ دین کی محنتوں کا پھل سمیٹ رہی ہے۔

یہ تھا وہ نکتہ جس کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل فارس کو "آخرین" کا سرخیل ٹھہرایا۔ جن لوگوں نے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ بعثت کا نکتہ ایجاد کیا ہے انہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ اگر اس نکتہ کو صحیح فرض کر لیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار عربوں میں مبعوث ہوئے اور ان کا تزکیہ فرمایا اور دوسری بار اہل فارس میں مبعوث ہوئے اور ان کے مزکی بنے۔ باقی ساری دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپؐ کی تعلیم و تزکیہ سے محروم رہی۔ مزید تفصیل کی گنجائش نہیں، اہل فہم کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

محمد یوسف

پہلے خط کا قادیانی جواب

عرض خدمت ہے کہ آپ کا خط آیت "آخرین منھم" کی تفسیر کے متعلق مجھے موصول ہوا ہے۔ اس کے لئے آپ کا بہت ممنون ہوں۔

آپ نے آیت "اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم" کی تفسیر میں "آخرین" سے مراد قیامت تک کے غیر امی یعنی غیر عرب لیے ہیں تاکہ اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عامہ ثابت ہو۔

اہل فارس سے متعلقہ حدیث نبوی جو انہیں "اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم" کا مصداق قرار دیتی ہے۔ میں نکتہ مستورہ آپ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس حدیث میں خصوصیت سے ان اہل فارس کا ذکر ہے جنہوں نے صحابہؓ کے واسطے سے تعلیم و تزکیہ حاصل کیا جیسے امام بخاری علیہ الرحمۃ اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ وغیرہ۔

مکرمی! آپ کی آیت "اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم" کے متعلق یہ تفسیر و تشریح پڑھ کر اب بعض امور دریافت طلب ہیں۔ امید ہے کہ آپ ان کا جواب دے کر مجھے پہلے سے بھی زیادہ ممنون فرمائیں گے۔

اول:۔ اس آیت کریمہ میں "منھم" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ بظاہر تو اس کا مرجع "امیین" ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ تعلیم و تزکیہ حاصل کیا۔ یہ "امیین" تو صحابہ تھے۔

لہٰذا اگر "آخرین" بقول آپ کے صحابہ سے تعلیم حاصل کرنے والے تھے نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو پھر "امیین" میں کیسے داخل قرار پا سکتے ہیں؟ مشکل یہ درپیش ہے کہ ان "آخرین" کی خدا نے لما یلحقوا بھم کہہ کر صحابہ سے

اس وقت الحاق کی نفی بھی کی ہے اور پھر انہیں "منہم" کہہ کر صحابہ میں شامل بھی کیا ہے۔ اس الجھن کا حل کیا ہے؟ نیز امام بخاریؒ اور امام ابوحنیفہؒ "منہم" کا مصداق کیسے ہو سکتے ہیں؟

دوم:۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب مجدد صدی دوازدہم علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "حجۃ اللہ البالغۃ" میں "النبوۃ وخواصہا" کے باب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث قرار دیئے ہیں۔ اس آیت کے علاوہ اس امر کا ماخذ کیا ہو سکتا ہے۔

سوم:۔ حدیث نبوی لو کان الایمان معلقا بالثریا لنال رجل او رجال من ھؤلاء سے صحابہ سے بالواسطہ تعلیم و تزکیہ پانے والے اہل فارس کیسے مراد ہو سکتے ہیں جبکہ اس وقت ایمان صحابہ کے ذریعہ زمین پر موجود تھا۔ ثریا سے ایمان واپس لانے والا تو کوئی نبی ہی ہو سکتا ہے اور نبی آپ کے نزدیک جو بعد میں آنے والا ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پس عیسیٰ موعود علیہ السلام کا اہل فارس میں سے ہونا لازم آیا۔ اگر اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظلی بعثت قرار نہ دیا جائے تو اس کا آنا ختم نبوت کے منافی ہوگا۔ کیا اس بناء پر موعود عیسیٰ علیہ السلام کو سید ولی اللہ شاہ علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "الخیر الکثیر" میں ھو شرح ..... الجامع المحمدی و نسخۃ منتسخۃ منہ قرار نہیں دیا؟ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظل ہوگا

دوسرے قادیانی خط کا جواب

مسٹر محمد شفیع خان نجیب آبادی

مکرم و محترم۔ زیدت الطافہم۔ آداب و دعوات!

گرامی نامہ محررہ ۲۶/۵/۷۹ء موصول ہوا۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ جناب کا ۱۴/اپریل کا رجسٹرڈ خط مجھے موصول ہوا تھا میں نے اسے کھول کر پڑھا تھا۔ اور اس خیال سے کہ ہاتھ کے کام سے فرصت کر اس کا جواب لکھوں گا کہیں رکھ دیا۔ اور وہ کاغذات میں ایسا گم ہوا کہ تلاش بسیار کے باوجود آج تک نہیں مل پایا۔ میں اس کے بارے میں بے حد متشوش تھا۔ خدا آپ کا بھلا کرے اور صراط مستقیم کی توفیق نصیب فرمائے کہ آپ کے آج کے گرامی نامہ نے میری تشویش ختم کر دی۔ آپ کے جوابی لفافے کا قرض میرے ذمہ تھا، ہم رشتہ ہذا سادہ لفافہ بھیج کر وہ بھی ادا کر رہا ہوں

یہ ناکارہ اپنی ناقص عقل و فہم کے مطابق خطوط کا جواب دینا فرض سمجھتا ہے۔ خصوصاً مرزا صاحب کی جماعت کے خطوط کا جواب دینا تو اور بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر کسی کو واقعی غلط فہمی ہو تو اس کا اپنے امکان کی حد تک ازالہ کیا جا سکے، تاکہ وہ قیامت کے دن حق تعالیٰ کے حضور یہ عذر نہ کر سکیں کہ ہماری غلط فہمی کسی نے زائل ہی نہیں کی۔ ان تمہیدی کلمات کے بعد اب جناب کے گرامی نامہ کے بارے میں چند امور عرض کرتا ہوں

اول:۔ میں نے عرض کیا تھا کہ حدیث پاک میں اہل فارس کو "آخرین" کا مصداق اس لیے قرار دیا گیا کہ عربوں کے بعد دینی علوم کی نشر و اشاعت جن حضرات نے کی ان میں اہل فارس سب سے نمایاں ہیں اور میں نے بطور مثال چند اکابر کے نام تحریر کیے تھے۔ آنجناب نے میری تقریر کا جو خلاصہ نقل کیا ہے:

"اس حدیث میں خصوصیت سے ان اہل فارس کا ذکر ہے جنہوں نے صحابہ کے واسطہ سے تعلیم و تزکیہ حاصل کیا، جیسے امام بخاریؒ، امام ابوحنیفہؒ وغیرہ۔"

یہ خلاصہ صحیح نہیں ہے عبارت پر ایک بار پھر غور فرمائیے

دوم:۔ "منہم" کی ضمیر کا مرجع "امیین" ہیں گویا آیت کریمہ میں امیین کی دو قسمیں کی گئی ہیں ایک عرب، جو امی تھے اور جن کی تعلیم و تربیت براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ دوسرے، دیگر اقوام عالم، جن کے سرگروہ اہل فارس ہیں، چونکہ اہل فارس بھی اہل کتاب نہیں تھے اس لیے ان کو "امیین" میں شامل فرمایا گیا۔ گویا "امیین" کی اصطلاح، اہل کتاب کے بالمقابل استعمال ہوتی ہے۔ اور "امیین" کا لفظ ان تمام اقوام عالم کو محیط ہے جو اہل کتاب نہیں۔ امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں "الامیون ہم العرب" اور اہل فارس والی حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں:

"ففی ھذا الحدیث دلیل علی ان ھذہ السورۃ مدنیۃ وعلی عموم بعثتہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جمیع الناس لانہ فسر قولہ تعالیٰ "وآخرین منہم" بفارس۔ ولہذا کتب کتبہ الی فارس والروم وغیرھم من الامم یدعوھم الی اللہ عزوجل والی اتباع ما جاء بہ۔ ولہذا قال مجاھد وغیر واحد فی قولہ تعالیٰ "وآخرین منہم لما یلحقوا بہم" قال ھم الاعاجم وکل من صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر العرب"

(تفسیر ابن کثیر ص ۳۶۳ ج ۴)

پس اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے کہ یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں اس امر کی بھی دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تمام انسانوں کی طرف عام ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "وآخرین منہم" کی تفسیر اہل فارس سے فرمائی ہے اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فارس، روم اور دیگر شاہان عالم کو گرامی نامے تحریر فرمائے جن کے ذریعہ انہیں اللہ تعالیٰ کی اور آپ کے لائے ہوئے دین کی پیروی کی دعوت دی۔ اسی لئے امام مجاہد اور دیگر بہت سے حضرات نے حق تعالیٰ کے ارشاد "وآخرین منہم لما یلحقوا بہم" میں فرمایا کہ اس سے عجمی لوگ مراد ہیں، اور غیر عرب کے وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔ اور آپ پر ایمان لائے۔

سوم: آیت میں "آخرین" کے جس "لحوق بالامیین" کا ذکر ہے اس سے لحوق فی المرتبہ مراد نہیں کیونکہ یہ امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ غیر صحابی کسی ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ لحوق فی الدین مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ فی الحال یہ لوگ مسلمانوں کی صف میں شامل نہیں ہوئے، آئندہ ہوں گے۔

چہارم:۔ "حجۃ اللہ البالغہ" کا جو حوالہ جناب نے دیا ہے آپ اس کا مطلب نہیں سمجھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے پہلے تو انبیاء کرام ؑ کی بعثت کو بایں الفاظ ذکر فرمایا ہے:

" واذا اقتضت الحکمۃ الالٰھیۃ ان یبعث
الی الخلق واحداً من المفھمین فیجعلہ سبباً
لخروج الناس من الظلمات الی النور وفرض
اللہ علی عبادہ ان یسلموا وجوھھم وقلوبھم
لہ وتاکد فی الملأ الاعلیٰ الرضا عمن انقاد لہ
وانضم الیہ واللعن علی من خالفہ وناواہ
فاخبر الناس بذالک والزمھم طاعتہ فھو
النبی۔"

اور جب حکمت الٰہیہ تقاضا کرتی ہے کہ مفہمین میں سے کسی کو مخلوق کی طرف مبعوث کرے تاکہ اسے لوگوں کے ظلمات سے نور کی طرف نکلنے کا سبب بنائے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فرض کر دیتے ہیں کہ دل و جان سے اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیں۔ اور ملاء اعلیٰ میں اس شخص کے لیے رضا مندی مؤکد ہو جاتی ہے جو اس کا مطیع ہو جائے اور اس کے ساتھ مل جائے، اور اس شخص پر لعنت مؤکد ہو جاتی ہے جو اس کی مخالفت کرے اور اس سے دشمنی کرے۔ پس وہ لوگوں کو اس کی خبر کرے اور اپنی اطاعت کو لوگوں پر لازم کرے وہ نبی کہلاتا ہے"

گویا نبی کی بعثت کی علت غائیہ انسانوں کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لانا ہے، چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے اور آپ کے بعد انبیاء کرامؑ کی بعثت کا سلسلہ ختم ہو چکا تھا اس لیے آپ کے بعد کارِ نبوت امت مرحومہ کے سپرد کیا گیا اور دعوت و ارشاد کی ذمہ داری اس پر ڈالی گئی حضرت شاہ صاحبؒ اس کو "نوع آخر من البعث" سے تعبیر فرماتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

واعظم الانبیاء شأناً من لہ نوع اٰخر من البعثۃ ایضاً وذالک ان یکون مراد اللہ فیہ ان یکون سبباً لخروج الناس من الظلمات الی النور۔ وان یکون قولہ خیر امۃ اخرجت للناس فیکون بعثہ یتناول بعثاً اٰخر، والی الاول وقعت الاشارۃ فی قولہ تعالیٰ "ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم" الاٰیۃ والی الثانی فی قولہ تعالیٰ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم: فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین۔ (ص ۸۳ طبع منیریہ)

"اور انبیاء میں سب سے عظیم الشان نبی وہ ہے جس کے لیے بعثت کی ایک نوع اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مراد اس میں یہ ہو کہ وہ لوگوں کے تاریکیوں سے نور کی طرف نکلنے کا سبب بنے اور اس کی امت خیر امت ہے جو لوگوں کو خیر کی دعوت دینے کے لیے کھڑی کی گئی ہو۔ اس طرح پس نبی کی بعثت ایک اور بعثت کو (یعنی امت کے مبعوث للدعوۃ ہونے کو) متضمن ہو۔ اول کی طرف حق تعالیٰ کے ارشاد "ہو الذی بعث فی الامیین۔ رسولاً منھم" میں اشارہ ہے۔ اور ثانی کی طرف ارشاد خداوندی: "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" میں اور ارشاد نبوی: "تم لوگ آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے" میں اشارہ ہے۔"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود ہدایت خلق کے لیے مبعوث ہونا متضمن ہے آپ کی امت کے داعی الی اللہ ہونے کو جس کو قرآن کریم نے "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" سے بیان فرمایا ہے۔ اور یہی شاہ صاحب کے الفاظ میں "نوع آخر من البعثۃ" ہے۔ یہیں سے یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ اس "نوع آخر من البعثۃ" کا ماخذ آیت کریمہ: "ہو الذی بعث فی الامیین رسولاً" نہیں بلکہ آیت "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" ہے۔ نیز حدیث نبویؐ: "فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین"۔

پنجم: حدیث نبویؐ: لوکان الایمان بالثریا لنالہ رجال من ھؤلاء: کا منشا یہی نہیں کہ خدانخواستہ ایمان کسی وقت میں زمین پر سے اٹھ جائے گا۔ کیونکہ اول تو یہ بات شرعاً ممتنع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت قیامت سے پہلے دنیا سے اٹھ جائے۔ (البتہ قیامت کے بالکل قریب جب کہ اہل ایمان اٹھا لیے جائیں گے، تب قرآن کریم کے نقوش بھی اٹھ جائیں گے اور پھر زمین پر صرف شرار الناس باقی رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی) علاوہ ازیں حدیث میں لفظ "لو" ہے جو فرضِ محال کے لیے آتا ہے جیسا کہ آیت کریمہ: لوکان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا۔ میں فرضِ محال کے طور پر ہے۔ اس لیے حدیث نبویؐ سے اہل فارس کی دین کے لیے محنت و جانکاہی اور ان کی نفاہت و دانش کی مدح مقصود ہے کہ اگر بفرضِ محال دین ثریا پر بھی چلا گیا ہوتا تو یہ حضرات اسے وہاں سے بھی حاصل کر لاتے۔ اور ان اکابر دین نے علوم نبوت کی تحصیل اور نشر و اشاعت میں جو جانفشانیاں کی ہیں اور تفقہ فی الدین کے ذریعہ علوم دین کے گلزار میں جو گل کاریاں کی ہیں اگر ان کی پوری تاریخ سامنے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی حرف بحرف تصدیق ہو جاتی ہے۔

ششم: اسلام میں ظلی نبوت کا تصور نہیں اور نہ نبوت کوئی ظلی چیز ہے، امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں:

"نبوت عبارت از قرب الٰہی است جل شانہ کہ شائبہ ظلیت ندارد، عروجش صعود بحق دارد، و نزولش رو بخلق۔ ایں قرب بالاصالۃ نصیب انبیاء است، و ایں منصب مخصوص بایں بزرگواراں، و خاتم ایں منصب سید البشر است، و حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول متابع شریعت خاتم الرسل خواہد بود۔" (مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب ۳۰۱)

نبوت قرب الٰہی سے عبارت ہے۔ جو ظلیت کا شائبہ بھی نہیں رکھتی، اس کا عروج حق کی طرف ہوتا ہے اور اس کا نزول رو بخلق۔ یہ قرب بالاصالت انبیاء کرام علیہم السلام کا حصہ ہے اور یہ منصب انہی اکابر سے مخصوص ہے اور اس منصب کے خاتم سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترنے کے بعد خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کریں گے۔

علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر منصب نبوت ختم ہو چکا ہے۔ اور وحی نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ اس لیے آپ کے بعد یہ منصب کسی شخص کو نہ اصالتاً مل سکتا ہے اور نہ ظلی طور پر جناب مرزا صاحب لکھتے ہیں:

باقی ص ۳۰ پر

بزمِ ختم نبوت

جانوں کے نذرانے ختم نبوت کیلئے حاضر ہیں

شیخ محمد عبدالرحمٰن طارق ــــــ رحیم یار خان

ہماری دکان پر تقریباً دو ماہ سے رسالہ ختم نبوت آرہا ہے۔ گھر میں ہم بہن بھائی تحریک ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھتے ہیں۔ الحمدللہ رسالہ جس باقاعدگی اور خوبصورتی سے آرہا ہے اس سے غیر مذہب و نظریات والوں کے آرگن کی مانگ ختم ہو رہی ہے، تاہم جو اپنے اسلاف کی محنت و کاوش سے بے بہرہ ہے، بلکہ مرزائیت، یہودیت، عیسائیت کے پراپگنڈہ سے گمراہ ہو رہی ہے، اس لئے ختم نبوت جیسے خوبصورت رسالہ میں سلسلہ کہانی جو صحابہ کرامؓ کے کارناموں پر مشتمل ہو شروع کریں تاکہ طلباء اور نئی نسل کی معلومات میں اضافہ ہو۔ نیز عرض یہ ہے کہ رسالہ کو سکولوں کے اندر مستقل جاری کروائیں تاکہ اساتذہ اور طلباء اس تحریک سے استفادہ کر سکیں۔

مرزائیت اسلام کے لئے ایک ناسور ہے۔ انشاء اللہ امید ہے کہ بہت جلد اس کا خانہ برباد ہو جائے گا۔ مرزائیوں اور مرزائی نواز طاقتوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کا بچہ بچہ سینہ سپر ہے اور انشاء اللہ ہم اپنی جانوں کے نذرانے ختم نبوت کے لئے پیش کریں گے۔

ہمارے ننھے ننھے ہاتھ تحریک ختم نبوت کے لئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ختم نبوت کے لئے ہر قربانی کے لئے توفیق دے اور ادارہ ختم نبوتؐ کے معاونین کی مدد فرمائے اور اس کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

شیزان سے نفرت

ریاض احمد ریاض ــــــ تلہ گنگ

عرض ہے کہ ہمارے محلے میں ایک بندۂ خدا رہتا ہے کچھ ہفتے قبل وہ ایک دکاندار کے پاس کولڈ ڈرنک پینے کی خاطر گیا۔ اس نے دکاندار سے آموں کے جوس والی بوتل طلب کی۔ تو دکاندار نے اسے شیزان کی بوتل دی۔ کہا کہ یہ پیو! مگر آفرین ہے اس بندۂ خدا پر کہ اس نے شیزان یہ کہہ کر ٹھکرا دی کہ مسلمان کبھی غلیظ چیز نہیں پیتا۔ اس شیزان والی بوتل کے ساتھ اگر آپ مجھے ہزار روپیہ بھی دے دیں تو لعنت ہو مجھ پر کہ اگر میں اس حرام مشروب شیزان کا ایک گھونٹ بھی پیوں۔ کہ اگر میں اس حرام شراب کا ایک گھونٹ بھی پی لوں صرف وقتی تازگی کے لئے تو روز محشر اپنے رب تعالیٰ کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ میں کس منہ سے آپؐ کے سامنے جاؤں گا۔ اس لئے میں شیزان کو ہاتھ تک نہیں لگا سکتا۔ اور گرامی قدر ایڈیٹر صاحب آخر میں یہ بھی بتا دوں کہ وہ شیزان نہ پینے والا شخص میرا بھائی نذیر احمد تھا۔

خدا ہر کسی کو قادیانیت سے نفرت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیانی اساتذہ اور اسلامیات

ایم ظفر شباب ــــــ سرگودھا

آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ سکولوں اور کالجوں میں مرزائی اساتذہ اسلامیات کی تعلیم دے رہے ہیں۔ ایک طرف تو ہم نے مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے اور دوسری طرف مرزائیوں کو اسلامیات پڑھانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ کیسا اندھیر ہے، میں خود چند ایک قادیانی اساتذہ کی نشاندہی کر رہا ہوں جو کہ چند ایک تعلیمی اداروں میں اسلامیات کی تعلیم دے رہے ہیں۔

گورنمنٹ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ برائے طالبات سرگودھا، بھلوال اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کی پرنسپل جو کہ مرزائی ہیں وہاں پر اسلامیات پڑھاتی ہیں۔ جو کہ ایک اسلامی ملک میں سراسر ناجائز ہے، حکومت کو اس کا نوٹس لینا چاہیئے اول تو کسی تعلیمی ادارے کا سربراہ کسی غیر مسلم کو نہیں بنانا چاہیئے لیکن بالفرض محال ایسا ہو بھی جائے تو اسلامیات کا مضمون پڑھانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے، امید ہے میری یہ چند ایک گذارشات اپنے جریدے میں شائع فرمائیں گے تاکہ ہر خاص و عام کو پتہ چل جائے اور طالبات ان اساتذہ سے اسلامیات پڑھنے سے انکار کر سکیں۔ کیونکہ کم از کم ۸۸ طالبات کو ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

قادیانیوں کو شکست ہوگی

حفظ الرحمٰن نعمانی ــــــ سیالکوٹ

آپ کا رسالہ ختم نبوت نہایت ہی اچھا اور قابل تعریف ہے، آپ سب کو مبارک باد ہو۔ ٹائٹل تیار کرنے والے کو خصوصی مبارکباد ہو۔ لندن میں دفتر بننے کی بہت خوشی ہے انشاء اللہ قادیانیت کے خلاف یورپ میں بھی بھرپور کام ہوگا اور ان کو شکست فاش ہوگی۔

شیزان کا بائیکاٹ کردیا ہے

طارق محمود ہاشمی ——— بھکر

ہفت روزہ "ختم نبوت" ایک ایسا رسالہ ہے جس سے اسلام دشمن عناصر کا پتہ چلتا ہے اور دینی علم میں اضافہ ہوتا ہے ہم سب شوق سے پڑھتے ہیں۔ ہم نے شیزان کا بائیکاٹ کردیا ہے۔

دلچسپ رسالہ

عابدہ بی بی ——— مانسہرہ

آپ کا ختم نبوت بڑا دلچسپ رسالہ ہے پڑھنے سے طبیعت خوش ہوجاتی ہے جب یہ رسالہ آتا ہے تو اس کو مکمل پڑھتی ہوں اور دوسرے کے آنے کے انتظار میں رہتی ہوں۔

مرزا قادیانی کے لئے "صاحب" کا لفظ

مقبول احمد اعوان ——— بھکر

رسالہ ختم نبوت کا اکثر مطالعہ کرتا رہتا ہوں، ایک غلطی کی نشاندہی کر رہا ہوں، آپ اس غلطی کو آئندہ نہ ہونے دیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کے ساتھ "صاحب" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ مرزا قادیانی مرتد اور کافر ہے، ایسے مرتد کے لئے "صاحب" کا لفظ استعمال کرنے سے ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ امید ہے آئندہ خیال فرمائیں۔

غیر سیاسی رسالہ

غلام قادر ——— ایبٹ آباد

میں آپ کا ہفت روزہ بڑے شوق سے پڑھتا ہوں بلکہ اپنے اہل خانہ کو اور دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ واحد ہفت روزہ ہے جو غیر سیاسی ہے اس میں صرف اللہ اور رسول کی باتیں جو کہ تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہوتی ہیں، اور سب سے بڑھ کر جس جہاد کا

آپ سب بزرگوں نے مل کر بیڑہ اٹھایا ہے وہ پہلے بہت مشکل کام تھا لیکن خدا کے فضل و کرم سے اب قادیانیوں کو سر چھپانے کی جگہ نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی محنتوں کو قبول کرے۔ آمین۔

جھوٹی نبوت سے اس عالم کو پاک کردے

صدیق محمد ——— لائبی

تاجدار ختم نبوت اور ناموس ختم نبوت کے تحفظ کے لئے علماء دیوبند خاص کر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیانیت کے خلاف جو مقدس مشن شروع کیا تھا آج اسے کاروان ختم نبوت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی قیادت میں جس جرأت اور دلیری کے ساتھ جاری رکھا ہوا ہے اس پر ان کو خراج تحسین پیش کرنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اور ہمیں اس مقدس مشن پر استقامت کی توفیق دے تاکہ مرزا قادیانی کذاب کی جھوٹی نبوت اور اس کی ذریت سے اس عالم کو پاک کیا جائے۔ آمین۔ ہم بھی کارکنان ختم نبوت انشاء اللہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔

بیماری اور شفا

ڈاکٹر ذوالفقار علی گوہر ٹوبہ ٹیک سنگھ

سنت نبوی ایک شفاخانہ

جب سے انسان پیدا ہوا بیمار ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ موضوع مرض دو طرح کے ہیں ایک روحانی دوسرا جسمانی۔ ان دونوں بیماریوں کا علاج دین اسلام میں اکمل ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور طریقہ میں شفا نہیں۔ ایک مسلمان کو بیماری یا تکلیف کا سبب کوئی اور ہوتا ہے اور غیر مسلم کو کوئی اور۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو بیماری یا تو پیدا کرنے کے لئے دیتے ہیں یا پھر بطور تنبیہ، اور غیر مسلم کو بطور سزا۔ مسلمان زیادہ تر اس وقت بیماری میں مبتلا ہوتا ہے جب وہ سنت سے ہٹ کر چلتا ہے۔ یہ بیماری بطور تنبیہ کے ہوتی ہے۔ اور جو لوگ سنت پر عمل پیرا بھی ہوتے ہیں پھر بھی بیمار ہوتے ہیں ان کو بیماری امیونٹی یا قوت مدافعت پیدا کرنے کے لئے دی جاتی ہے۔ مسلمان پہلے روحانی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں پھر جسمانی بیماری میں جبکہ غیر مسلم صرف جسمانی بیماریوں ہی میں مبتلا ہوتے ہیں روحانی دولت ان کے پاس ہوتی ہی نہیں ہیں۔ انشاء اللہ سلسلہ وار بتاتا چلوں گا کہ کونسی سنت کو ترک کرنے سے کونسی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ مسواک ایک ایسی سنت ہے جس پر تقریباً پانچ مرتبہ روزانہ عمل کرنا پڑتا ہے۔ دانتوں کا تعلق ہمارے معدہ سے ہے اور معدہ کا تعلق غذائی اجزاء پیدا کرنا ہے۔ تقریباً ۹۰ بیماریاں ناقص غذا سے پیدا ہوتی ہیں۔ غذا دو طرح سے ناقص ہے ایک مادی حالت میں مثلاً جعلی، ملاوٹی ہوئی۔ دوسری روحانی یا مذہبی طرح سے مثلاً چوری، ڈاکے سے حاصل شدہ۔ غیر مسلم صرف مادی ناقص غذا سے ہی متاثر ہوگا جبکہ مسلمان دونوں طرح سے ناقص غذا سے متاثر ہوگا۔ چوری ڈاکے سے حاصل شدہ خوراک مسلمان کو ہارٹ اٹیک، ذیابیطس، کینسر وغیرہ کا باعث بنتی ہے۔ حالات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رشوت خور، بلیک میلر وغیرہ اندر اگرچہ اچھی خوراک کھاتے ہیں لیکن وہ خطرناک بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

جھوٹ بولنا

حافظ محبوب الرحمٰن

جھوٹ سخت ہلاکت خیز گناہ کبیرہ ہے، جھوٹا آدمی بدباطن، پست ہمت اور بے وزن ہوتا ہے، اللہ کے نزدیک اس کی کوئی قدر نہیں ہوتی، عام آدمی بھی انہیں منہ نہیں لگاتا، جھوٹا شخص ہمیشہ شر اور فساد کی طرف مائل ہوتا ہے، فتنہ جگاتا ہے اور مصیبتیں کھڑی کرتا ہے آسمانوں اور زمین میں ایسے آدمی کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، تو اس کی وجہ سے عام بے چینی قلق و اضطراب اور جنگ و فساد بھوٹ پڑتا ہے، باطل اور حرام طریقے سے مال ہڑپ کیا جاتا ہے، ناحق جھوٹ اور فسق و فریب کی بدولت خون کی ندیاں بہائی جاتی ہیں اور لوگوں پر شر اور فساد کی آندھیاں اُمڈ آتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں پر لعنت فرمائی ان کے لئے جہنم کو تیار کیا جو بدترین ٹھکانہ ہے۔ دروغ گو اور جھوٹ بولنے والا آخرت میں بے نصیب ہوتا ہے، ہمیشہ غضب الٰہی کی زد میں ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر عذاب اور دردناک انجام سے قرآن کریم میں ڈرایا ہے۔

ایمانداری

عابدہ بی بی:۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول۔ مانسہرہ

حامد سکول میں پڑھتا تھا، اس کا معمول تھا کہ کھانے سے فارغ ہو کر رات کے وقت اپنے ابا کے پاس بیٹھتا اور دن بھر کی سرگزشت سناتا، باپ بڑے غور سے سنتا، اسے مفید باتیں بتاتا۔ اور نصیحت کرتا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ حامد نے اپنے ابا سے کہا کہ آج میں نے بہت اچھا کام کیا ہے، باپ کے دریافت کرنے پر اس نے اپنا سارا قصہ اس طرح بیان کیا:۔

آج تین تاریخ تھی، مجھے وظیفہ ملا تھا، تفریح کے وقت میں نے دکاندار سے کچھ سودا خریدا اور اسے پانچ روپے کا نوٹ دے کر باقی رقم مانگی، اس وقت بھیڑ زیادہ تھی دکاندار نے غلطی سے میرے نوٹ کو دس روپے کا نوٹ سمجھ لیا، اور مجھے ۴ روپے کچھ آنے دینے کے بجائے ۹ روپے کچھ آنے دیئے، میں نے دو تین دفعہ شمار کئے۔ جب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ واقعی روپے نو ہیں اور دکاندار غلطی کر گیا ہے تو میں بہت خوش ہوا اور روپے سنبھالے چپ چاپ اپنی جماعت میں چلا آیا۔ چھٹی کی گھنٹی بجنے ہی والی تھی کہ دکاندار کو اس بات کا پتہ چل گیا، وہ فوراً ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس پہنچا اور اپنے نقصان کا ذکر کیا، ہیڈ ماسٹر صاحب نے تمام لڑکوں کو جمع کیا اور پوچھا: بجائے اس کے کہ میں خاموش رہتا، میں نے اٹھ کر سچ بات کہہ دی اور پانچ روپے دکاندار کو دے دیئے۔

میری اس سچائی سے حاضرین بہت خوش ہوئے، اور ہیڈ ماسٹر نے مجھے بلا کر شاباش دی۔ دیکھا اباجان میں نے ایمانداری سے کام لیا۔ حامد جب یہ واقعہ بیان کر چکا تو اس کے باپ نے اسے پیار کیا اور کہا بیٹا بے شک تم نے اچھا کام کیا، لیکن اتنا اچھا نہیں جتنا تم سمجھ رہے ہو، اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری نیت خراب تھی، اصل ایمانداری تو یہ تھی کہ جب تمہیں اس بات کا علم ہوا تھا کہ روپے زیادہ ہیں تو تمہارا فرض تھا کہ تم اسی وقت دکاندار کو روپے واپس کر دیتے بعد میں واپس کرنے کے یہ معنی بھی ہیں کہ تم ڈر گئے، اگر تم اقرار نہ کرتے اور تلاش وغیرہ ہوتی تو تمہارا پول کھل جاتا یقینی تھا کہ یہ بھی چوری ہے اور بعض دفعہ اچھے اچھے آدمی ایسی چوری کر بیٹھتے ہیں۔

اسی دن کے معاملہ کو دیکھو۔ فرض کرو ایک شخص دکاندار سے سودا خریدتا ہے اور وہ غلطی سے زیادہ سودا دے دیتا ہے، خریدار کو گھر پہنچ کر معلوم ہو جاتا ہے کہ دکاندار نے غلطی سے مقدار سے زیادہ سودا دے دیا ہے تو اس صورت میں خریدار کا فرض ہے کہ وہ زائد چیز واپس دکاندار کو دے دے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یقیناً وہ چور ہے، اسی طرح ایک شخص کچھ مال لے کر شہر میں داخل ہوتا ہے۔ اتفاق سے اس وقت محصول چنگی پر کوئی محرر موجود نہیں ہے جو محصول وصول کرے، وہ بے روک ٹوک گزر جاتا ہے لیکن کیا یہ اس کا فرض نہیں کہ وہ وہاں ٹھہر کر محرر کا انتظار کرے، اور جب تک محصول ادا نہ ہو شہر میں داخل نہ ہو، اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ صریحاً بے ایمانی کرتا ہے، تم گاڑی میں سفر کر رہے ہو، تمہارے پاس تیسرے درجے کا ٹکٹ ہے، راستے میں تمہارا کوئی دوست مل جاتا ہے جو ڈیوڑھے درجے میں سفر کر رہا ہے، وہ تمہیں اپنے پاس بٹھا لیتا ہے، دوران سفر کوئی ٹکٹ چیکر تمہیں ڈیوڑھے درجے میں سفر کرتے ہوئے نہیں دیکھتا، لیکن جب تم سفر کر لیتے ہو تو تمہارا اخلاقی فرض ہے کہ تم زائد کرایہ ریلوے کے دفتر میں جمع کرا دو۔ ایک شخص کسی دفتر میں ملازم ہے وہ جس افسر کے ماتحت کام کرتا ہے وہ رشوت لینے کا عادی ہے اور اپنے ماتحتوں کو تنگ کرتا ہے۔ اس ملازم پر اس نے بے حد ظلم کئے ہیں، وہ تنگ آکر مفصل حالات

گمنام افسر اعلیٰ کی خدمت میں لکھ کر بھیج دیتا ہے، اس کی یہ گمنام درخواست کامیاب ہوتی ہے، افسر اپنے کئے کی سزا پاتا ہے، لیکن تہذیب کی وجہ سے اس کا یہ فعل قابل نفرین ہے اگر واقعی تکلیف ہے تو اسے چاہیئے کہ روبرو ہو کر معاملہ افسر اعلیٰ کے سامنے پیش کرے نہ کہ گمنام بن کر۔ گمنام شکایت کرنا تہذیب کے خلاف ہے۔

تم نے کبھی چوری نہیں کی۔ ایک دن اتفاقاً تمہیں راستے میں ایک بٹوہ مل جاتا ہے، جس میں کچھ نقدی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ بٹوہ خود رکھ لینے کے بجائے اس کے مالک کی تلاش کرو۔

حضرت علی کے کلمات حکمت جو ضرب المثل بن چکے ہیں

محمد اشرف باغ مالی ——— بھاولپور

(۱) لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں، جب مرتے ہیں تو جاگتے ہیں۔

(۲) آدمی اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہوتا ہے۔

(۳) نیکی سے آل کو بھی غلام بنا لیا جاتا ہے۔

(۴) بخیل کے مال کو بشارت دے دو کسی حادثہ کی یا کسی وارث کی۔

(۵) شرافت بدتمیزی کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی

(۶) حسد کے ہوتے ہوئے راحت نہیں ملتی۔

(۷) انتقام کے جذبہ کے ساتھ سرداری حاصل نہیں ہوتی۔

(۸) کوئی بزرگی تقویٰ سے اونچا مرتبہ نہیں رکھتی۔

(۹) توبہ سے زیادہ نجات دینے والا کوئی سفارشی نہیں

(۱۰) عافیت سے زیادہ خوبصورت کوئی لباس نہیں

(۱۱) بیکار رہنے والا جہل سے بڑا کوئی مرض نہیں۔

(۱۲) گھبراہٹ صبر سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔

(۱۳) سب سے بڑا دشمن وہ ہے جس کا مکر سب سے زیادہ چھپا ہوا ہو۔

(۱۴) غلامی والے بندے سے شہرت کا بندہ زیادہ ذلیل ہوتا ہے۔ (ازالۃ الخفاء)

ٹیڑھا درخت

حافظ محبوب الرحمٰن

ایک روز ایک لڑکا تفریح کے لئے اپنے والد کے ساتھ باغ میں گیا، اچانک بچے کی نظر ایک ٹیڑھے درخت پر پڑی، بچے نے والد سے کہا: "ابا جان اس ٹیڑھے کو درست کر دو"۔ والد نے جواب دیا کہ اسے اب درست نہیں کر سکتے، کیونکہ اب یہ بڑا ہو گیا ہے، جب چھوٹا تھا اس وقت ٹھیک کر سکتے تھے، بچہ سمجھ گیا، ایسا جس کو بچپن میں صحیح اسلام کی تعلیم نہ دی گئی ہو، وہ بھی بڑا ہو کر والدین کی نافرمانی، بڑوں کا کہنا نہ ماننے والا ہوگا، گویا کہ وہ اس ٹیڑھے درخت کی طرح ہوگا۔

چار کے ہندسہ کی عظمت

احمد سنان ——— شیرپور، مانسہرہ

(۱) آسمانی چار کتابیں مشہور ہیں۔۔۔۔ تورات، زبور، انجیل، قرآن مجید۔

(۲) آسمانی چار فرشتے۔۔۔۔ جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل۔

(۳) حضورؐ کے چار خلفا۔۔۔۔ ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ، علی المرتضیٰؓ۔

(۴) چار ائمہ کرام۔۔۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ۔

قیامت کیوں ضروری ہے؟

حافظ محمد احمد علی پور ——— مظفر گڑھ

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے کس مقصد کے لئے ہ (۱) نقصان اور ضرر حاصل کرنے کے لئے (۲) فائدہ اور نفع اٹھانے کے لئے (۳) یا دونوں میں سے کسی کے لئے بھی نہیں، پہلی صورت باطل ہے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور کریمی کے خلاف ہے اور تیسری صورت بھی باطل ہے۔ کیونکہ یہ بات تو معدومیت (جب انسان نہیں تھا) کی صورت میں بھی حاصل تھی، پس باقی دوسری صورت رہی کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو نفع کے لئے پیدا کیا ہے اور ظاہر ہے کہ دنیا میں نفع کم ہے اور نقصان زیادہ۔ سو تھوڑے سے نفع کو بہت سے نقصان کے لئے اٹھانا حکمت کے خلاف ہے، اس لئے ضروری ہے کہ دنیا کا نفع مقصود نہ ہوگا۔ اس صورت میں لازم ہے کہ اس زندگی (حیات) کے بعد اور حیات حاصل ہو تاکہ نفع حاصل کرے، اور وہی حشر و نشر اور قیامت ہے۔

(تہذیب العقائد)

بقیہ: معجزات

ہے، چند واقعات ملاحظہ فرمایئے:۔

امام مستغفریؒ نے دلائل النبوۃ میں ایک معتبر راوی سے روایت کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم تین آدمی یمن جا رہے تھے، ہمارے ساتھ کوفہ کا رہنے والا ایک شخص تھا جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہا کرتا تھا، ہم نے اس کو بہت سمجھایا کہ ان بزرگوں کو برا بھلا مت کہو، مگر وہ نہ مانا، اتنے میں رات ہو گئی، ہم یمن سے قریب ایک جگہ اتر کر سو رہے، صبح سویرے جب سفر کا وقت ہوا تو ہم نے اٹھ کر وضو کیا، اس کوفی کو بھی ہم نے جگایا، وہ نیند سے اٹھ کر کہنے لگا، افسوس! اب میں تم سے جدا ہو کر یہیں رہ جاؤں گا کیونکہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپؐ میرے سرہانے کھڑے فرما رہے ہیں کہ "اے فاسق بدکار! تیری صورت یہیں مسخ کر دی جائے گی۔ ہم نے اس کوفی سے کہا کہ اٹھ وضو کر، اس نے جب پاؤں سمیٹے تو ہم نے دیکھا کہ انگلیوں سے اس کی صورت تبدیل ہونی شروع ہو گئی ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں دونوں پاؤں بندر کے ہو گئے اور رفتہ رفتہ سارا منہ اور بدن بھی بندر کا ہو گیا ۔ وہ بالکل بندر بن گیا، ہم نے اس کو اونٹ پر باندھ لیا اور سفر شروع کر دیا۔ سورج ڈوبنے سے پہلے ہم ایک جنگل میں پہنچے اس جگہ کئی بندر جمع تھے، جب اس کوفی بندر نے ان بندروں کو دیکھا تو بھاگ کر انہی بندروں میں شامل ہو گیا۔

ختم نبوت کانفرنس نیو مراد پور

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد صاحب کی تقاریر

مجلس تحفظ ختم نبوت لورکھل کے زیر اہتمام مسکی مسجد نیو مراد پور میں ایک روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی جس کی صدارت مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا قاضی محمد عبداللہ خالد امیر عالمی مجلس ضلع مانسہرہ نے فرمائی آپ نے اپنے صدارتی خطبہ میں مسلمانوں کو مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے فرمایا محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضہ ہے کہ ہم رسول خدا کے دشمنوں کا بھرپور تعاقب کریں۔

آپ کے بعد مہمان خصوصی حضرت علامہ مولانا اللہ وسایا صاحب سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے نہایت ایمان افروز اور وجد آفریں خطاب فرمایا، سرور کائنات محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق حرمت پر ہی ارشاد فرمائے اور نہایت حسین انداز میں دلنشین کرائے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالٰے اور اس کی مخلوق کا کوئی کام مشترک نہیں، جو کام خالق کے ہیں وہ مخلوق کے بس میں نہیں کر کریں، اور مخلوق کے جو کام ہیں وہ خالق کی شایان شان نہیں ہاں صرف اور صرف ایک کام میں خالق نے اپنے ساتھ اپنی مخلوق کو بھی شامل فرمایا ہے وہ اپنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود شریف بھیجنا کیونکہ خود اللہ تعالٰے فرماتے ہیں،

"بے شک اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو!

اس سے آپ اندازہ فرمائیں کہ حضور علیہ السلام کی کیا شان ہے اور کیا مقام ہے کہ خالق درود میں اپنے ساتھ اپنی مخلوق کو بھی شامل ہونے کا موقع عنایت فرماتے ہیں۔

مولانا نے فرمایا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت رکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ انسان کا ذوق یہ ہونا چاہیئے کہ سرکار انبیاء کی سیرت و صورت کا تذکرہ سنتا ہی رہے تذکرہ ہی رہے تا آنکہ اسی دھن میں زندگی کی شام ہو جائے تاکہ کل روز قیامت حضور علیہ السلام کے چاہنے والوں کی صف میں جگہ نصیب ہو سکے آپ نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ سیرت رسول کو اپنانے کی کوشش کریں۔ آپ حضور کے زندہ و پائندہ معجزہ قرآن کریم کو پڑھیں اور اس پر صدق دل سے عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں قرآن مجید اپنی اولاد کو پڑھائیں، احادیث رسول پڑھائیں تاکہ آپ کے قلوب نور ایمان سے جگمگاتے رہیں آپ نے مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن نیو مراد پور کے فارغ طلبا کو سندات بھی اپنے دست مبارک سے عنایت فرمائیں اس موقع پر حضرت علامہ مولانا محمد مظفر قریشی اور خطیب اسلام مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت لورکھل نے بھی تقاریر فرمائیں۔ ان حضرات نے حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد اور حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ مدرسہ ہذا کے مدیر اور ختم نبوت کانفرنس نیو مراد پور کے ناظم حضرت مولانا قاری محمد شاہ صاحب نے بھی تمام مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جلسہ گاہ کو نہایت سلیقہ کے ساتھ سجایا گیا اور آرائشی محرابیں لگائی گئیں تھیں

اعلان

شیخوپورہ میں پرچہ حاصل کرنے کے لئے

عدیل احمد

محلہ سلطان پورہ بالمقابل نیشنل فلور ملز

مین بازار سے حاصل کریں۔

جو کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نیو مراد پور کے کارکنوں کی دلی عقیدت کا مظہر تھیں، آخر میں حضرت مولانا محمد مظفر اقبال قریشی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت لورکھل نے قرار دادیں پیش کیں جو کہ متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت لورکھل کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے جملہ مطالبات کو جلد از جلد منظور کر کے نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے یعنی مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے، مولانا اسلم قریشی اور شہدائے ختم نبوت ساہیوال اور سکھر کے قاتلوں کو تختہ دار پر لٹکایا جائے، ربوہ کا نام سرکاری طور پر تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے۔ علاقہ لورکھل کا یہ اجتماع مفتی احمد الرحمٰن اور دیگر علماء کراچی پر کراچی انتظامیہ کے ظلم و تشدد کی سخت مذمت کرتا ہے اور جھوٹے مقدمات قائم کرنے پر سخت غصہ کا اظہار کرتا ہے

صدارتی آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کو ربوہ کے اندر اور باہر شعائر اسلام کو استعمال کرنے سے سختی کے ساتھ منع کیا جائے اور نہ ماننے والوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

◉ ◉

قادیانیوں کے خلاف کاروائی کیجائے

انجمن سپاہ صحابہؓ احمد پور شرقیہ کے نائب صدر حافظ غلام حسن نے گذشتہ روز مقامی دفتر سپاہ صحابہؓ میں کارکنوں کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا کہ ملک کو بدامنی اور تخریب کاری سے بچانے کیلئے ضروری ہے کہ ملک میں مرزائیوں کے ہر قسم کے اجتماعات پر پابندی عائد کی جائے اور مرزائیوں کو ملک کی تمام کلیدی آسامیوں سے فوراً برطرف کیا جائے۔ مولانا اسلم قریشی اور دیگر شہدائے ختم نبوت کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ مولانا حق نواز جھنگوی سمیت تمام علماء کو فی الفور رہا کیا جائے۔

◉ ◉

امتناع قادیانیت آرڈیننس پر ربوہ میں عملدرآمد حکومت کا اخلاقی و قانونی فرض ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت جھنگ کے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلموں کی طرف سے ربوہ میں قادیانی عبادت گاہوں اور دیگر عمارتوں پر قرآنی آیات و کلمہ طیبہ لکھ کر اور بورڈ آویزاں کر کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے پر امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۸۴ء کی دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کے تحت قائمقام صدر انجمن احمدیہ ربوہ مرزا منصور احمد اور صدر عمومی ربوہ حکیم خورشید احمد کے خلاف تھانہ ربوہ میں پرچہ درج کر کے ملزمان کو گرفتار کیا جائے انہوں نے کہا کہ گذشتہ روز پنجاب اسمبلی میں صوبائی وزیر اوقاف ملک خدا بخش ٹوانہ نے بھی اعلان کیا ہے کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ لکھنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی جبکہ جھنگ کی انتظامیہ حکومت کے احکام کے باوجود ربوہ کے قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج نہیں کر رہی ہے جس کا فوری نوٹس لیا جائے مولوی فقیر محمد نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل عالمی مجلس نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ صدر مملکت وفاقی وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور سے مطالبہ کیا تھا کہ ربوہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی پر مذکورہ بالا ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے جس پر مذہبی امور کی وزارت نے یہ کیس فیصل آباد کے ڈپٹی کمشنر کو ارسال کر دیا جس پر انہوں نے ڈسٹرکٹ اٹارنی سے رپورٹ طلب کی ڈسٹرکٹ اٹارنی نے اپنی رائے میں لکھا کہ کسی غیر مسلم کا قرآنی آیات یا کلمہ طیبہ لکھ کر یا پڑھ کر یہ تاثر دینا کہ وہ مسلم ہے بادی النظر میں اُس کے اس عمل سے جرم ۲۹۸ سی، ت، پ کا ارتکاب پایا جاتا ہے ڈسٹرکٹ اٹارنی نے اپنی رپورٹ میں مزید تحریر کیا ہے کہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹیلی گرام دہندہ نے ٹیلی گرام میں ذکر کیا ہے کہ ربوہ میں غیر مسلم لوگ اپنے گھروں یا دیواروں پر قرآنی آیات و کلمہ طیبہ رکھ کر اپنے آپ کو مسلم ظاہر کرتے ہیں ان کے خلاف ۲۹۸ سی، ت، پ کے تحت کارروائی کی جائے اس لحاظ سے جائے وقوعہ ضلع جھنگ میں ہے کارروائی قانونی اسی ضلع میں کی جائے جس پر ڈپٹی کمشنر فیصل آباد نے یہ کیس مزید کارروائی کے لئے ڈپٹی کمشنر جھنگ کو ارسال کر دیا ہے مقام افسوس ہے کہ ۱۲ دسمبر سے لے کر ابھی تک ملزمان کے خلاف ربوہ تھانہ میں کیس درج نہیں ہوا ہے جس کی فوری تحقیقات کرائی جائے اور بلا تاخیر ملزمان کے خلاف پرچہ درج کیا جائے۔

مولانا محمد زبیرؒ کا سانحہ ارتحال ایک عظیم ملی نقصان ہے

دوبئی (پ ر) جمعیت اہل سنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے بانی و سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحاق خان صاحب [illegible] نے مولانا محمد زبیرؒ کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ایک عظیم ملی نقصان قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ مولانا زبیرؒ جیسے جوان سال جوان ہمت اور ایک متقی و پرہیزگار عالم دین کا ایسے وقت میں انتقال کر جانا جب کہ دنیا میں ان کے فیض کی بجا طور پر محتاج اور ضرورت مند ہے بلاشبہ ایک ناقابل تلافی نقصان ہے لیکن ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم سب قضا و قدر کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ پاک مرحوم کے سانحہ ارتحال سے پیدا ہونے والے خلا کو پر کرنے کے لیے اور ان کے انتقال سے ملت کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کے لیے غیب سے اسباب پیدا فرمائے۔ اور مولانا مرحوم کی مغفرت فرما کر ان کو بلندئ درجات سے نوازے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان سے فیضیاب ہونے والوں کے لیے غیب سے انتظام فرمائے۔ مولانا موصوف نے اپنا تعزیتی بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مولانا زبیر مرحوم جن کو مرحوم کہتے ہوئے بھی قوت سماعت پر یقین نہیں آتا میرے ساتھی اور ہم درس تھے اور ہم نے دو سال جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں تحصیل علم کے دوران اکٹھے گذارے اور اکٹھے فراغت پائی ایسے میں ان کا سانحہ ارتحال میرے لیے دوہرے غم اور صدمے کا باعث ہے۔ بس ہم صبر و دعا ہی سے کام لیتے ہیں۔

مولانا قاری محمد اسعد اللہ عباسی سے اظہار تعزیت

پچھلے دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا قاری محمد اسعد اللہ عباسی کے برادر بزرگ انتقال کر گئے۔ ادارہ ہفت روزہ انٹرنیشنل ختم نبوت جناب قاری صاحب کے اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

صادق آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس

صادق آباد (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا صادق آباد کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد یوسف [?] صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد منعقد ہوا۔ اجلاس میں مقامی انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ بستی میاں صاحب اور عزیز آباد کالونی میں قادیانیوں نے اپنے مکانوں پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے انتظامیہ کو چاہیے کہ صدارتی آرڈیننس پر عملدرآمد کرتے ہوئے فوراً کلمہ طیبہ کو محفوظ کیا جائے اور آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر متعلقہ قادیانیوں کو سزا دی جائے۔ اگر انتظامیہ نے ٹال مٹول سے کام لیا تو پھر اس کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی اجلاس میں سعودیہ [illegible] کمپنی صادق آباد کے مالک حاجی غلام رسول کو ان کے اس اقدام پر مبارکباد دی گئی ہے حاجی صاحب نے اپنے نقصان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے شیزان کمپنی کے نمائندوں کو دھتکار دیا اور ان سے مال لینے سے انکار کر دیا۔ یہ اجلاس نیو پنجاب بیوٹی کمپنی صادق آباد سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بھی حاجی صاحب موصوف کی طرح دینی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے شیزان کا بائیکاٹ کر دیں۔

ان کے اس اقدام سے پوری تحصیل سے شیرازن ختم ہو جائے گی۔

اجلاس میں قادیانیوں کی تخریبی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کو بازیاب کیا جائے۔ اور ساہیوال و گکھڑ کے شہداء کے قاتلوں کی سزا پر مکمل عمل درآمد کیا جائے۔ اجلاس کے آخر میں ملک کی عظیم روحانی شخصیت حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مولانا مرحوم کے لیے دعا مغفرت کی گئی۔

نوکوٹ کے مسلمان طلبہ و طالبات کی فریاد

نوکوٹ شہر کے طلبہ نے نذیر احمد بھٹو سے ملاقات کے دوران اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پرائمری اسکول گرلز اسکول اور ہائی اسکول کے چلنے والے نلکا پانی میں جو اساتذہ اور طلبہ کو پانی وغیرہ لاکر دیتے ہیں اور گرلز اسکول میں ٹیچر زقادیانی ہیں نذیر احمد نے پرائمری ٹیچر سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں ڈی او صاحب میر پور خاص سے بات کریں

نوکوٹ کے بعد ریگستانی علاقہ شروع ہو جاتا ہے جو پہلا شہر مٹھی کا اس میں بھی کئی سالوں سے ہیڈ ماسٹر قادیانی ہے یہ ریگستانی علاقہ کئی سالوں سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط زدہ بن گیا ہے اس علاقہ میں زیادہ اکثریت ہندوبنیوں کی ہے یہ مرزائیوں عیسائیوں سے مل کر یہاں کے غریب مسلمانوں کو سبز باغ دکھا کر مرزائی اور عیسائی بنا رہے ہیں اور جیتے اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں پرائمری اسکول نوکوٹ کا چلنے والا یعقوب قادیانی کو آتا جاتا رہتا ہے کبھی کبھی یہ اسلام کے خلاف بھی بکواس کرتا ہے کہ ہمارا مذہب سچا ہے اور رجسٹرڈ میں قادیانی کے بجائے مسلم لکھا جا رہا ہے جو مسلم بچوں کا حق مارا جا رہا ہے۔ ہم محکمہ تعلیم صوبہ سندھ کے افسران سے مطالبہ کرتے ہیں ان چلنے والوں کو برطرف کیا جائے اور مرزائی نواز جو مرزائی کی پشت پناہی کر رہے ہیں ان کو بھی ہٹا دیتے ہیں اگر نوکوٹ کے حالات خراب ہوتے تو ذمہ داری ان پر ہوگی اور محکمہ تعلیم کے افسران پر۔

اسیرانِ تحاریک ختم نبوت کے اعزاز میں عظیم الشان جلسہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نکانہ صاحب کے زیر اہتمام مورخہ ۱۱ فروری بروز جمعرات بعد از نماز عشاء مرکزی جامع مسجد نور المعروف لوہاراں والی میں ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحاریک ختم نبوت میں گرفتار ہونے والے مجاہدین کے اعزاز میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا ہے، جس کی صدارت مجلس ہذا کے امیر حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب فرمائیں گے۔ مہمان خصوصی جناب امین الحسنات محمد طفیل احمد قادری مدظلہ خطیب مرکزی جامع مسجد وزیر خان لاہور جنہیں ۱۹۵۳ء کی تحاریک ختم نبوت میں حصہ لینے کی پاداش میں پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ مہمان ذی وقار جناب خان محمد اسلم خان لودھی صاحب ڈی ایس پی ہوں گے تمام مسلمانوں سے شرکت کی پرزور درخواست ہے۔

جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ
بورے والا

جدید تقاضوں کے مطابق
اسلامی تعلیمات کا منفرد ادارہ

عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ کوئی ایسا ادارہ وجود میں آئے جس میں خالص دینی تعلیم کے ساتھ عصر حاضر کے تقاضوں کا لحاظ اور نسل نو کے لئے عصری فنون یعنی انگریزی حساب سائنس کی تعلیم کا انتظام بھی ہو۔ الحمد للہ اس مقصد کے لئے جامعہ حنفیہ کا اجراء ہو چکا ہے
جامعہ میں یکم نومبر ۸۶ء سے باقاعدہ مخلص محنتی علماء کے تقرر کے بعد تعلیم شروع ہے۔
جامعہ میں درس نظامی میں ۸ سالہ کورس ہے۔ سال اول میں ابتدائی عربی کے ساتھ چھٹی جماعت کا کورس اور چھٹے سال میں مشکوٰۃ شریف کے ساتھ دسویں جماعت کا کورس ہے۔
جامعہ میں حفظ قرآن پاک کیساتھ پرائمری لازمی ہے تعلیمی معیار الحمد للہ نہایت اعلیٰ ہے

جامعہ میں ۱۲ اساتذہ و علماء کے زیر تربیت ۲۰۰ سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں۔
جامعہ کے ہوسٹل میں ایک صد طلباء مقیم ہیں جن کے قیام و طعام کا جامعہ ہی کفیل ہے
جامعہ کے درس نظامی میں داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ طالب علم قرآن حافظ یا پرائمری پاس ہو
جامعہ حکومت سے کسی قسم کی امداد وصول نہیں کرتا۔
جامعہ میں داخلہ یکم اپریل سے ۱۵ اپریل تک ہوگا۔

مہتمم محمد طیب جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ فون نمبر ۳۷۹۲ نزد لاری اڈا آئی بلاک سول لائن بوریوالہ (وہاڑی)

ڈاکٹر سام
اِن پنجاب یونیورسٹی لاہور

قادیانی جماعت کا گماشتہ ملت اسلامیہ کا غدار سامراجی طاقتوں کا ایجنٹ، یہودیوں کا پالتو سائنس دان، اور اسلامی فاؤنڈیشن کا کروڑوں روپیہ ہڑپ کرنے والا ڈاکٹر سام گذشتہ دنوں پنجاب یونیورسٹی لاہور میں مدعو کیا گیا۔ اس کے اعزاز میں شعبہ فزکس کے چند ضمیر فروش پروفیسروں اور قادیانی لابی نے ایک پارٹی کا اہتمام کیا تحسین و آفریں کے ڈونگرے برسائے گئے۔ تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے گئے اور اس پوری کاروائی میں یونیورسٹی کا وائس چانسلر رفیق احمد جو اسلامی تعلیمات سے نابلد بھی ہیں اور سرغنہ انقلاب کے حامی بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر سام کے اعزاز میں یہ استقبالیہ غالباً اس کے یہودی نوبل پرائز کی وجہ سے تھا حالانکہ کون نہیں جانتا کہ یہ پرائز ایک خاص مقصد کے لئے یہودیوں نے اپنی بغل بچہ تنظیم کے خاص رکن کو دیا ہے۔ اس پرائز کی قلعی جناب ڈاکٹر عبدالقدیر نے یہ بیان دے کر کھول دی تھی کہ ڈاکٹر سام کو یہ پرائز یہودیوں نے اپنے مفاد کی خاطر دیا ہے۔ اور یہ ڈاکٹر سام وہ آدمی ہے جس نے قادیانی جماعت کو اقلیت قرار دیئے جانے پر بکواس کرتے ہوئے کہا تھا

"میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا جب تک آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے"

ایسا شخص جس کے خیالات پاکستان اور اس میں بسنے والے غیور مسلمانوں کے بارے میں ایسے ہوں کیا وہ کسی استقبالیہ کا مستحق ہو سکتا ہے؟ اسی لئے تو علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ "قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے"۔ اسلامی جمعیت طلبہ کے راہنماؤں نے بالخصوص تحسین خالد اور طارق لطیف نے اس استقبالیہ پر زبردست احتجاج کیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے راہنما مولانا اللہ وسایا صاحب نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس واقعہ کا فوری طور پر نوٹس لیں، اور ذمہ دار افراد کے خلاف کاروائی کریں۔

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے محترم رکن جناب طارق مجید کے والد محترم رانا عبدالمجید صاحب دل کے دورہ کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کو ان کے آبائی گاؤں چک نمبر ۱۱۶ ج ب میں سپرد خاک کیا گیا۔ جنازہ میں علاقہ کے معززین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے اپنے ایک پیغام میں اس اچانک موت پر نہایت گہرے افسوس کا اظہار کیا۔ اور دعا کی خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ملک میں بدامنی
قادیانی سازشوں کا نتیجہ ہے

ٹنڈو غلام علی نامہ نگار ختم نبوت گذشتہ دنوں جہیجہ شہر میں جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا جلسہ سے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی سجاول، حضرت مولانا عبدالحمید صاحب ٹنڈو بھٹاجہ، مولانا محمد ادریس کراچی، مولانا علی احمد صاحب جگسی ٹنڈو غلام علی اور دیگر علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ مولانا عبدالغفور صاحب قاسمی سجاول نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اندرون و بیرون ملک میں جو فساد ہوتے ہیں یہ سب قادیانیوں کی شرارت ہے قادیانی ملک و اسلام دونوں کے غدار ہیں مرزا غلام افرنگ قادیانی کے جھوٹے واقعات بیان فرمائے اور کہا کہ اس کے برعکس ہمارے شفیع المذنبین کی سیرت و صورت کو دیکھو جنہوں نے پتھر کھا کر بھی اپنی امت کے لئے رحمت کی دعائیں کیں۔ آخر میں مولانا نے فرمایا کہ حکومت کو چاہیے کہ ان کی شرارتوں پر کڑی نظر رکھیں اور مسلمان عوام سے کہا کہ آپ ان مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں

بقیہ: والدین کا احترام و اکرام

اس کا جاری رہتا ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس کی اولاد میں زیادتی ہوتی ہے جس کا سلسلہ اس کے مرنے کے بعد دیر تک

بڑھتا ہے۔ ورنہ یہی وجوہ اس کی ہو سکتی ہیں۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کا قول سچا ہے۔ ارشاد برحق ہے۔ اس کی اطلاع دی ہے تو صورت اس کی یہی ہو اس کا وصل ہونا یقینی ہے اور اللہ جل شانہ کی پاک ذات قادر مطلق اور مسبب الاسباب ہے۔ اس کو اسباب پیدا کرنا کیا مشکل ہے وہ ہر چیز کو جیسی کو وہ کرنا چاہے ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ اس لئے اس میں کوئی اشکال ہے نہ کوئی واقع ہے (مظاہر حق)

بقیہ: مولانا اسلم قریشی

اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والی پارٹیز مرکزی مجلس عمل کے اس کرب کو محسوس کر کے اپنے وعدہ کو پورا کرنے کی زحمت کریں گے یہ وقت بتائے گا کہ قدرت ان کو توفیق دیتی ہے یا ان سے یہ توفیق سلب ہو چکی ہے۔

لیکن یہ بات اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں۔ ایک دن یہ کیس حل ہو کر رہے گا ایسے دبانے والوں کو قدرت کبھی معاف نہیں کرے گی۔ یہ ایک نبی علیہ السلام کے دیوانے کا عاشق مصطفےٰ کا، مبلغ ختم نبوت کے خون کا مسئلہ ہے۔ اسے ٹھنڈا کرنے والے خود ٹھنڈے ہو جائیں گے یا ماند پڑ جائیں گے۔ مگر قدرت اس مسئلہ کو ٹھنڈا نہیں ہونے دے گی

اے مالک ارض و سما اے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے رب، اے کعبہ کے خدا، اے بدر و حنین میں صحابہ کرام کی مشکل کشائی کرنے والی ذات، تو حیّ و قیوم ہے سب کچھ تیرے اختیار میں ہے، ہم تیرے عاجز و مسکین بندے ہیں۔ تیرے سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا فرمان ہے کہ تیری ذات رات کی تنہائیوں پہاڑوں کے نیچے دبی ہوئی چونٹیوں، اور سمندر کی تہہ میں مچھلیوں کی پکار کو سن کر ان کی امداد و مشکل کشائی کرتی ہے۔ **ہمارے مولا** تیری ذات ہمارے اس دکھ اور قلب و جگر کی پریشانیوں کو جانتی ہے۔ مولا ہماری مدد فرما کر اب تیرے

بلکہ حکمران وقت نہ صرف اپنے وعدوں اور اپنی ذمہ داریوں کو بھول گئے ہیں، بلکہ اب تیری بارگاہ میں حاضری اور یوم جزاء و سزا کا بھی ان کو خوف نہیں رہا۔

خداوند کریم | گنبد خضریٰ کے مکین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکستانی امت مولانا اسلم قریشی کے سلسلہ میں سخت پریشان حال ہے۔ تیری ہی ذات ان کی پریشانی کو دور کر سکتی ہے۔ غیب سے اہتمام فرما، مجرموں کا پردہ چاک کر اور اس کیس پر پردہ ڈالنے والوں کو بتا دے۔ آمین ثم آمین

بقیہ: قادیانیت کا احتساب

"جس طرح یہ بات ممکن نہیں کہ آفتاب نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو اسی طرح ممکن نہیں کہ ایک رسول اصلاح خلق اللہ کے لئے آوے اور اس کے ساتھ وحی الٰہی اور جبرئیل نہ ہو۔" (ازالہ اوہام ص۵۷۷)

"ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک فقرہ حضرت جبرئیل لاویں اور پھر چپ ہو جاویں یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہے، کیونکہ جب ختمیت کی مہر ہی ٹوٹ گئی اور وحی رسالت پھر نازل ہونا شروع ہو گئی تو پھر تھوڑا یا بہت نازل ہونا برابر ہے۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔" (ازالہ ص۵۷۷)

"خدائے تعالیٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کے لئے اور ایسی ہتک اور کسر شان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کے لئے ہرگز روا نہیں رکھے گا کہ ایک رسول کو بھیج کر جس کے ساتھ جبرائیل کا آنا ضروری امر ہے، اسلام کا تختہ ہی الٹ دیوے حالانکہ وہ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔" (ازالہ ص۵۸۶)

ہشتم: آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب "الخیر الکثیر" کے حوالے سے جو لکھا ہے کہ انہوں نے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ظل اور آپ ہی کی بعثت ثانیہ لکھا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے کسی "موعود عیسیٰ" کا (جس سے آپ کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے) ذکر نہیں فرمایا بلکہ حضرت شاہ صاحب انہی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ذکر فرما رہے ہیں جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور جن کو ساری دنیا کیا یہودی، کیا نصرانی اور کیا مسلمان، عیسیٰ ابن مریم کے نام مبارک سے جانتی پہچانتی ہے۔

امید ہے یہ مختصر اشارات کافی ہوں گے۔ فقط والدعا

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

بقیہ: مراد پیغمبر

جا کر تقسیم فرماتے، بلکہ واپسی جواب تک بھی خود صبر کر دیتے ہر نماز کے بعد صحن میں بیٹھ جاتے کہنے والوں کی فریاد سنتے اگر کوئی بات کہنے والا نہ ہوتا تو تھوڑی دیر انتظار کر کے اٹھ جاتے، ایک دفعہ منبر پر کھڑے ہو کر کہا، صاحبو اگر میں دنیا کی طرف جھک جاؤں تو تم کیا کرو گے ایک شخص وہیں سے کھڑا ہو گیا تلوار نکال کر بولا کہ تمہارا سر اڑا دیں گے، حضرت عمرؓ نے آزمانے کے لئے ڈانٹ کر کہا میری شان میں گستاخی کرتا ہے، اس نے کہا ہاں تمہاری شان میں کہتا ہوں حضرت عمرؓ اس کی بات سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا الحمدللہ اسلام میں ایسے لوگ موجود ہیں اگر میں ٹیڑھا ہوں گا تو سیدھا کر دیں گے۔ ان واقعات سے آپ اندازہ کر لیں گے کہ مراد پیغمبر سیدنا فاروق اعظم کو رعایا کی آرام آسائش اور خبرگیری میں کس قدر سرگرمی اور ہمدردی تھی واقعی حقیقت ہے عالم دنیا کی تاریخ ایسے حکمران کی مثال پیش کرنے سے عاجز و قاصر ہے۔

بقیہ: تعلیم الطالب

زیادہ محبت دل میں مت رکھو۔ تعلیم ۱۴۶ یہ یقین رکھو کہ بدون حکم الٰہی کے کچھ نہیں ہو سکتا اور جو کچھ ہوتا ہے بہتر ہوتا ہے اس سے تمام مشکلیں حل ہو جائیں گی۔ تعلیم ۱۴۷ دین کے کام میں ہمت بلند رکھو۔ تعلیم ۱۴۸ جو کام کرو اللہ کی خوشنودی کے لئے کرو دنیا کی نام آوری وغیرہ کا ہرگز ارادہ مت کرو۔ تعلیم ۱۴۹ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اپنے ظاہر و باطن پر مطلع سمجھو اس سے طاعت کا شوق اور معصیت سے شرم پیدا ہو گی۔ تعلیم ۱۵۰ حرام خواہشوں سے نفس کو روکو خواہ وہ خواہش مال یا طعام ولباس کی یا نام آوری کی یا نامحرم سے تعلق رکھنے کی۔ تعلیم ۱۵۱ غصہ کو بہت روکو اور کوئی کام غصہ سے مت کرو نہ زبان سے اس وقت کچھ کہو جس پر غصہ آیا ہے یا تو اس کو ٹال دو یا خود ٹل جاؤ جب تک طبیعت قرار پر نہ آوے۔ تعلیم ۱۵۲ کینہ و حسد دل سے نکالو۔ تعلیم ۱۵۳ بخل و حرص سے بچو۔ تعلیم ۱۵۴ اپنے کو کسی سے افضل مت سمجھو خدا جانے اللہ تعالیٰ کے علم میں کون کیسا ہے۔ تعلیم ۱۵۵ جلد بازی مت کرو جو نیا کام کرنا ہو خواہ وہ دنیا کا ہو یا دین کا خوب سوچ سمجھ کر عقلاء سے مشورہ کر کے کرو۔ تعلیم ۱۵۶ خود رائی سے ہمیشہ بچو۔ تعلیم ۱۵۷ بری صحبت سے بہت بچو۔ تعلیم ۱۵۸ علماء و کملاء کی خدمت میں گاہ گاہ حاضر ہوتے رہو۔ تعلیم ۱۵۹ عورتوں کی لڑکوں کی صحبت سے بچو۔ تعلیم ۱۶۰ یہ کتابیں حتی الامکان اپنے پاس رکھو اور دیکھا کرو۔ مالا بد منہ فارسی یا اردو، پند نامہ شیخ فرید عطار، کیمیائے سعادت یا اس کا اردو ترجمہ اکسیر ہدایت، گلزار ابراہیم، جہاد اکبر، تعلیم الدین۔ تعلیم ۱۶۱ سوتے وقت اپنے دن بھر کے عملوں کو یاد کرو اور دن بھر جو امور خلاف ہوئے ہوں ان پر خوب تضرع و زاری سے توبہ کرو اور اگلے دن ان امور کا خیال رکھو۔ ان دو رباعیوں کو اکثر اوقات پیش نظر اور دستور العمل رکھو۔

اگر چاہے تو اپنے دل کو ہو آئینہ
دس چیز سے خالی کرے اپنا سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت
بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

جو چاہے کہ ہو منزل قربت میں مقیم
دس چیز کرے اپنے نفس کو تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین
تفویض و توکل و رضا و تسلیم

تعلیم ۱۶۲ اور باوجود کوشش عبادت کے مغرور نہ ہو بلکہ ہمیشہ اپنے عجز و قصور ہی کا اقرار کرتا رہے اور حق سبحانہ وتعالیٰ سے توفیق کا طالب رہے۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختمِ نبوۃ

سابقہ : چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۲۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس (ایم اے)
چشتی، نقشبندی، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے

ھُوالشافی ـــــ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگواسکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب
موسم گرما، ۶ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۸ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/۱ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی
فون ۵۵۱۶۷۵

احباب کی توجہ خاص کیلئے

اللہ رب العزت کے فضل وکرم اور آپ حضرات کی اخلاص بھری محنت سے اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دائرہ کار پوری دنیا میں وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔
پاکستان کی نسبت بیرونی ممالک میں قادیانی کتب کی اصل حوالہ جات کے لئے زیادہ ضرورت ہے دنیا بھر میں جہاں کہیں حوالجات کی ضرورت ہو دفتر مرکزیہ اس ضرورت کو پورا کرتا ہے۔
قادیانی تبلیغ پر پابندی کے باعث اب اصل قادیانی کتب قادیانی پاکستان میں طبع نہیں کر سکتے (فالحمد للہ علی ذالک)
اللہ رب العزت کے فضل سے پاکستان میں وہ دور ختم ہوگیا ہے جب آپ کو ان کتابوں کی اصل حوالہ جات کے لئے ضرورت پڑتی تھی۔ اب قادیانی کتب آپ کے کسی کام کی نہیں جبکہ بیرونی دنیا میں قادیانیت کے مذموم عقائد کا پول کھولنے کے لئے دفتر مرکزیہ کو ان کتب کی شدید ضرورت ہے اس لئے جس دوست کا بھی کرم فرما کے پاس کوئی بھی قادیانیوں کی کتب ہو فوری طور پر آپ اسے دفتر مرکزیہ ملتان کے پتہ پر ارسال فرمائیں اس نئی صورت میں ملک بھر کے تمام مذہبی حلقوں سے اس سلسلہ میں اس محاذ پر تعاون کی درخواست ہے

ترسیل کتب کے لئے

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان (پاکستان)

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

دفتر مرکزیہ ملتان میں

سالانہ

پندرہ روزہ

رَدِّ قادیانیت کورس

مورخہ ۵ تا ۳۰ شعبان المبارک ۱۴۰۸ھ مطابق ۴ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۸ء

- آج سے چالیس سال قبل سالانہ کورس "ردّ قادیانیت" آپکے بزرگوں نے شروع کیا تھا
- جو آج بھی نہ صرف کامیابی سے جاری ہے بلکہ اس وقت دنیا بھر میں ردّ قادیانیت پر کام کرنے والے بزرگ و خورد اکثر و بیشتر اسی "دار المبلغین" کے تربیت یافتہ ہیں۔
- اس سال حسن اتفاق کہ کورس کی تاریخوں میں سکولوں کالجوں میں سرکاری تعطیلات ہوں گی۔
- "ردّ قادیانیت کورس" میں شرکاء حضرات کو لیکچر دینے کے لئے ممتاز علماء و مفکرین کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں
- اس کورس میں شرکت سے آپ میں "ختم نبوت" کے محاذ پر کام کا نیا ولولہ و سلیقہ پیدا ہوگا۔
- کورس میں شرکت کے خواہشمند علماء، دینی مدارس کے منتہی طلباء، سکولز و کالجز کے سٹوڈنٹس سادہ کاغذ پر آج ہی درخواستیں مع مکمل کوائف بھجوائیں۔
- اس سال کورس میں شریک علماء کرام جو اچھے نمبروں پر پاس ہوں گے، ان کی ملک کے مختلف حصوں میں تبلیغ اسلام کے لئے "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" خدمات حاصل کرے گی۔
- آج سے ہی تمام جماعتی حضرات اس کورس میں شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ احباب کو آمادہ کریں۔
- خورد و نوش، رہائش، کاغذ و دیگر ضروریات کی سہولت دفتر کی طرف سے حاصل ہوگی۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

آپ کا مخلص

(مولانا) **عزیز الرحمٰن جالندھری**
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان (پاکستان)